من قام رمضان ایماناً و احتساباً غفر له ماتقدم من ذنبه {بخاری}

جو شخص صدق دل اور ثواب کی امید میں تراویح پڑھے اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

تراویح بیس رکعات سنت ہے

فضیلت تراویح، رکعات تراویح،
ومسائل ضروری احادیث کی روشنی میں

تالیف

مولانا محمد شفیع قاسمی بھٹکلی شافعی

(سابق مہتمم و نائب ناظم جامعہ اسلامیہ بھٹکل)

باہتمام

محمد احمد ابن مولانا محمد شفیع قاسمی

رضیۃ الابرار، سلمان آباد، بھٹکل (کرناٹک)

نام کتاب : تراویح بیس رکعات سنت ہے

مؤلف : حضرت مولانا محمد شفیع صاحب قاسمی مدظلہ العالی

کمپوزنگ : مولوی محمد وصی الحق قاسمی

طبع اول : سنہ ۱۴۳۰ھ مطابق سنہ ۲۰۰۹ء

تعداد : ایک ہزار (۱۰۰۰)

قیمت :

باہتمام : محمد احمد ابن مولانا محمد شفیع قاسمی

ملنے کا پتہ:

رضیۃ الابرار، سلمان آباد، بھٹکل

Raziyatul Abrar,Salman Abad

-581320,Karnataka Bhatkal

9739961051, 9900794451

انتساب

بنام

مربی واستاذی حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ

و

والد محترم حضرت ڈاکٹر علی صاحب ملپا دامت برکاتہم

{بانی جامعہ اسلامیہ بھٹکل وخلیفہ حضرت شاہ وصی اللہ صاحبؒ وشاہ ابرار الحق صاحبؒ}

جن کی تعلیم وتربیت اور دعا سے مجھے علم دین حاصل کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔

و مادرِ علمی

جامعہ اسلامیہ بھٹکل، کرناٹک

و

اشرف المدارس ہردوئی، یوپی

و

جامعہ قاسمیہ شاہی مرادآباد

اور

عالم اسلام کی مشہور درسگاہ دار العلوم دیوبند

جن کے فیض علمی سے اللہ تعالیٰ نے ان سطور کو لکھنے کی توفیق عطا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے ان اداروں کے فیض کو عام فرمائے اور حاسدین و بدخواہوں کے شر سے محفوظ فرمائے۔ آمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرض مؤلف

الحمدللّٰہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی سید المرسلین وعلی آلہ وأصحابہ الجمعین

سال کے بارہ مہینوں میں رمضان المبارک کا مہینہ مسلمانوں کے لئے بہت ہی بابرکت وعبادت کا مہینہ ہے۔روزہ اور تراویح اس کی خاص عبادت ہیں۔روزہ تقویٰ پیدا کرنے کا ذریعہ ہے اور تراویح گناہوں کے معاف ہونے کا ذریعہ ہے۔لیکن افسوس کہ اکثر مسلمان ان دونوں عبادتوں کو سنن وآداب اور شرائط کا لحاظ کئے بغیر ادا کرتے ہیں۔روزہ کو فرض سمجھ کر دن بھر روزہ تو رکھ لیتے ہیں لیکن تراویح کو سنت سمجھ کر بہت ہی غفلت کا معاملہ کرتے ہیں۔بعض لوگ آٹھ (۸) رکعات اور بیس (۲۰) رکعات کی بحث کرتے ہوئے خود بھی نہیں پڑھتے اور دوسروں کو بھی زبانی اور تحریری طور پر منع کرنے کی کوشش کرتے ہیں حالانکہ رسول اللہ ﷺ کا معمول رات بھر تراویح پڑھنے کا تھا اور جو لوگ بیس (۲۰) رکعات پڑھتے ہیں وہ بھی قرآن پاک اور نماز کے سنن وآداب کی رعایت کے بغیر ہی تراویح پڑھنے کو غنیمت سمجھتے ہیں۔بعض حفاظ کرام کو اس کی طرف توجہ دلائی گئی تو جواب ملا کہ تراویح سنت نماز ہے اور اس میں سنن وآداب کی رعایت ضروری نہیں ہے۔بعض اہل علم کو بھی اس طرف توجہ دلائی گئی تو ان کی طرف سے بھی خاموشی رہی۔کئی سالوں سے مساجد میں تراویح کا حال دیکھ کر یہ احساس ہوتا رہا کہ تراویح اب محض ایک رسم بن کر رہ گئی ہے۔ نیز بیس (۲۰) رکعات تراویح کے انکار کرنے والوں کی کچھ کتابیں پڑھنے کا موقع ملا،جس میں دو تین حدیثوں کو سامنے رکھ کر بیس (۲۰) رکعات تراویح کو خلاف سنت لکھا گیا ہے۔باقی دوسری حدیثیں جس میں صحابہ،

تابعین وغیرھم کا مسلسل عمل مذکور ہے اس کو نظر انداز کرتے ہوئے عام لوگوں کو غلط فہمی میں مبتلاء کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔اسلئے دل میں داعیہ پیدا ہوا کہ فضیلت تراویح، رکعات تراویح اور طریقہ تراویح کے متعلق ایک کتاب لکھی جائے اور اس کو احادیث سے آراستہ کیا جائے ۔اللہ کے بھروسہ پر لکھنا شروع کیا الحمدللہ اب یہ کتاب بنام ''تراویح سنت کے مطابق پڑھئے'' پایۂ تکمیل تک پہنچی ،جس میں بیس (۲۰) رکعات کو عمل رسول، عمل صحابہ، عمل تابعین اور علماء امت کے عمل واقوال سے ثابت کیا گیا ہے اور نماز کا مکمل طریقہ احادیث کی روشنی میں لکھا گیا ہے۔ احادیث کی ترجیحات میں جہاں علماء کا اختلاف ہوا اس کو عمل شوافع اور عمل احناف سے واضح کردیا گیا ہے تاکہ ہمارے علاقہ کے شوافع واحناف کو سہولت ہو۔ نیز نماز کے بعض ضروری مسائل اور مکروہات کو بھی احادیث کی روشنی میں تحریر کیا گیا ہے۔اس موقع پر اللہ تعالیٰ کا بار بار شکر ادا کرتا ہوں کہ محض اسی کی توفیق، فضل اور نصرت سے یہ کام انجام پایا۔**اللّٰھم لک الحمد و لک الشکر**

اس موقع پر عزیزی فرزند محمد احمد سلمہ کا شکر گزار ہوں کہ ان کے تعاون سے یہ کام انجام پایا۔اللہ تعالیٰ ان کو اس سلسلہ کا بہت اچھا سلیقہ عطا فرمایا ہے۔اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ نظر بد سے محفوظ فرمائے اور دین دنیا کی ترقیات سے نوازے۔اس کے ساتھ عزیزی فرزند مولوی محمد وصی الحق قاسمی سلمہ کا بھی شکر گزار ہوں کہ کمپوزنگ کی ذمہ داری انہوں نے انجام دی۔اسکے علاوہ جن حضرات نے جس طرح کا بھی تعاون کیا ہے ان سب کا شکر گزار ہوں خصوصی طور پر جنہوں نے کتب کی فراہمی میں تعاون فرمایا۔اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کے اس کوشش کو قبول فرمائے اور لکھنے والے اور پڑھنے والوں کے لئے نفع کا ذریعہ بنائے۔آخیر میں

اہل علم حضرات سے گزارش ہے کہ کتاب کے سلسلہ میں کوئی قابل مشورہ بات ہوتو ضرور مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ اصلاح کی جاسکے۔

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَانَا ج رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ج رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ج وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْلَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلَانَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ

اے اللہ! ہماری پکڑ نہ فرما، ہماری بھولی ہوئی اوران جانے کے طور پر کئے ہوئے کاموں پر۔

اے اللہ! ہم پر ہماری طاقت سے زیادہ بوجھ مت ڈال جیسا کہ پہلے لوگوں پر ڈالا گیا تھا۔

اے اللہ! ہماری طاقت سے زیادہ کا مطالبہ بھی مت کر۔اورہم سے درگذراور مغفرت کا معاملہ کراوررحم کا معاملہ فرما۔توہی ہمارا مالک ہے، دشمنوں کے مقابلہ میں ہماری مدد فرما۔

محمد شفیع علی قاسمی بھٹکلی

رضیۃ الأبرار، سلمان آباد، بھٹکل

۱۷/ جمادی الثانی ۱۴۳۰ھ مطابق ۱۱/ جون ۲۰۰۹ء

بروز جمعرات بوقت اذان عصر

سند حدیث

تراویح اور نماز کے متعلق اس کے تمام مضامین کو احادیث سے مزین کرنے کی کوشش کی گئی ہے اور حدیث کا دارومدار سند پر ہے۔ اسلئے راقم کی سند حدیث کو لکھنا مناسب سمجھا گیا۔

قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّداً فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ۔ {متفق عليه}

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص میری طرف جھوٹی بات منسوب کرے وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔

صحیح بخاری جلد اول

{۱}

الحمدلله رب العالمين والصلاة والسلام على سيدالمرسلين وعلى آله وأصحابه اجمعين أمابعدفيقول العبدالضعيف محمدشفيع القاسمى بن على بن شهاب الدين بن محى الدين البهتكلى أجازنى الأستاذالشيخ المقرئ محمدطيب القاسمى رئيس الجامعةدارالعلوم ديوبندسابقاً،عن الشيخ المحدث محمدأنورشاه الكشميرى القاسمى،عن الشيخ المحدث محمودحسن الديوبندى القاسمى،عن الشيخ المحدث محمدقاسم النانوتوى مؤسس الجامعةالاسلامية بديوبندوعنه الشيخ المحدث رشيد أحمد الغنغوهى كلاهما،عن الشيخ المحدث عبدالغنى المجددى الدهلوى،عن الشيخ المحدث محمدإسحاق الدهلوى۔

{۲}

واجانی الأستاذالمقرئ محمدطیب القاسمی،عن الشیخ المحدث خلیل أحمدسهارنفوری،عن الشیخ المحدث عبدالقیوم بدهانوی،عن الشیخ المحدث محمدإسحاق الدهلوی۔

صحیح بخاری جلد دوم

{۳}

اجازنی الأستاذالمفتی محمودحسن الغنغوهی القاسمی،عن الشیخ المحدث حسین أحمدالقاسمی المدنی،عن الشیخ المحدث محمود حسن الدیوبندی القاسمی،عن الشیخ المحدث محمدقاسم النانوتوی وعنه الشیخ المحدث رشیدأحمدالغنغوهی کلاهما،عن الشیخ المحدث عبدالغنی المجددی الدهلوی،عن الشیخ المحدث محمداسحاق الدهلوی۔

{۴}

واجازنی الأستاذالمفتی محمودحسن الغنغوهی القاسمی،عن الشیخ المحدث محمدزکریاالکاندهلوی،عن الشیخ المحدث خلیل أحمد سهارنفوری،عن الشیخ المحدث عبدالقیوم بدهانوی،عن الشیخ المحدث محمداسحاق الدهلوی،عن الشیخ المحدث عبدالعزیزالدهلوی،عن والده الشیخ المحدث قطب الدین أحمدولی اللّٰہالدهلوی،عن الشیخ المحدث أبو طاهرمحمدبن إبراهیم الکردی المدنی،عن والده الشیخ المحدث إبراهیم الکردی المدنی،عن الشیخ المحدث أحمدالقشاشی

المدنی، عن الشیخ المحدث أحمد بن عبد القدوس أبو المواهب الشناوی،
عن الشیخ المحدث شمس الدین محمد بن أحمد بن محمد الرملی، عن الشیخ
المحدث زین الدین زکریاابن محمدأبی یحییٰ الأنصاری، عن
الشیخ المحدث أبی الفضل شهاب الدین أحمدبن علی ابن حجر العسقلانی،
عن الشیخ المحدث أبو إسحاق إبراهیم بن أحمدالتنوخی، عن الشیخ
المحدث أبی العباس أحمد ابن أبی طالب الحجار، عن الشیخ المحدث
السراج الحسین ابن المبارک الزبیدی، عن الشیخ المحدث أبی الوقت
عبدالأول بن عیسی ابن شعیب السجزی الهروی، عن الشیخ المحدث أبی
الحسن عبدالرحمٰن بن مظفرالداؤدی، عن الشیخ المحدث أبی حمد
عبداللّٰه ابن أحمدالسرخسی، عن الشیخ المحدث أبی عبداللّٰه محمدبن
یوسف بن مطربن صالح بن بشرالفربری، عن امیرالمؤمنین فی الحدیث
الشیخ أبی عبداللّٰه محمدبن إسماعیل البخاری رحمهم اللّٰه تعالیٰ عن
مشائخه عن الصحابة رضوان اللّٰه علیهم اجمعین عن ا لنبی
محمد بن عبد اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فضیلت تراویح

رمضان المبارک کا مہینہ مسلمانوں کے لئے بڑا مقدس ومبارک مہینہ ہے۔اس مہینے میں اللہ تعالی مومنین کے لئے مغفرت کا وعدہ فرمایا ہے۔روزہ،تلاوت اورتراویح اس مہینے کی خاص عبادت ہے۔ارشادنبوی ﷺ ہے۔

{حدیث} عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَاناً وَاحتِسَاباً غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔ {صحیح بخاری، باب فضل من قام رمضان، وصحیح مسلم، باب الترغیب فی قیام رمضان وهو التراویح}

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: جوشخص صدق دل اور ثواب کی امید میں تراویح پڑھے اس کے گذشتہ گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔

{حدیث} عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ االلّٰه ﷺ إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَکَ وَتَعَالَی فَرَضَ صِيَامَ رَمَضَانَ عَلَيْكُمْ،وَسَنَنْتُ لَكُمْ قِيَامَهُ، فَمَنْ صَامَهُ وَقَامَهُ إِيمَاناًواحتِسَاباًخَرَجَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ۔

{سنن نسائی، حدیث ۲۲۱۰،أخرجه النسائی بسند حسن وسکت عنه،"إعلاء السنن"۸/۵۷}

{ حدیث} عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ االلّٰه ﷺ: جَعَلَ اللّٰهُ صِيَامَهُ فَرِيْضَةً، وَّقِيَامَ لَيْلِهٖ تَطَوُّعاً، الحديث۔

{صحیح ابن خزیمة، حدیث۱۸۸۷،ومشکوٰة المصابیح، کتاب الصوم}

ترجمہ: حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ارشادفرمایا: اللہ تبارک وتعالی نے تم پر رمضان المبارک کے روزے کوفرض کیاہے اورمیں نے رمضان المبارک کے قیام (تراویح) کوسنت قرار دیا ہے، جوشخص صدق دل اورثواب کی امید میں رمضان کے

روزے رکھے اور رات کا قیام یعنی تراویح پڑھے تو اس کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں جیسا کہ وہ ابھی پیدا ہوا۔ اور دوسری روایت حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے روزہ کو فرض کیا اور تراویح کو سنت قرار دیا۔

احادیث بالا میں قَامَ رَمَضَانَ سے مراد تراویح ہے۔

شارح بخاری علامہ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمۃ (م ۸۵۲ھ) لکھتے ہیں۔

۱} **وذکر النووی أن المراد بقیام رمضان صلاۃ التراویح۔**

{فتح الباری، باب فضل من قام رمضان}

ترجمہ: (مشہور محقق ومحدث) امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ قیام رمضان سے مراد نماز تراویح ہے۔

۲} **قال الکرمانی: اتفقوا علی أن المراد بقیام رمضان صلاۃ التراویح۔**

{فتح الباری، باب فضل من قام رمضان}

ترجمہ: (مشہور محدث) علامہ (شمس الدین) کرمانیؒ فرماتے ہیں کہ علماء کا اتفاق ہے کہ قیام رمضان سے مراد نماز تراویح ہے۔

مشروعیت تراویح

روزہ اور تراویح مدینہ منورہ میں مشروع ہوئے، اس سے قبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پابندی سے تہجد اور وتر پڑھا کرتے تھے۔ مگر رمضان المبارک میں قیام اور وقت میں اضافہ ہو جاتا تھا لمبی لمبی رکعاتیں سحری تک پڑھنے کا معمول ہو جاتا، طول قیام (لمبی رکعت) کی وجہ سے اس کو قیام رمضان اور ہر چار (۴) رکعت کے بعد آرام کرنے کی وجہ سے تراویح کہا جانے لگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو سنت قرار دیا۔ تراویح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جماعت کے ساتھ پڑھائی، تہجد عام جماعت کے ساتھ نہیں پڑھائی۔ تراویح پوری رات پڑھی گئی، تہجد پوری رات نہیں پڑھی گئی۔ تراویح مدینہ منورہ میں مشروع ہوئی اور تہجد مکہ مکرمہ میں مشروع ہوئی۔ اس لئے علماء

نے تراویح کو مستقل سنت قرار دیا، جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں سورۃ مزمل سے تہجد کی مشروعیت اور حدیث فَأَوْتِرُوا یَا أَھْلَ الْقُرْآن {ترمذی} سے وتر کی مشروعیت اور حدیث مَنْ قَامَ رَمَضَانَ {بخاری} اور حدیث وَسَنَنْتُ لَکُمْ قِیَامَهُ {نسائی} سے تراویح کی مشروعیت معلوم ہوتی ہے۔

تہجد و وتر غیر رمضان میں

ابتدائے نبوت سے ہی نماز تہجد رسول اللہ ﷺ پر فرض کر دی گئی تھی، رات میں کھڑے ہو کر قرآن پڑھنا لازم تھا۔ جیسا کے **سورۃ مزمل** کی آیات سے ظاہر ہوتا ہے۔ طول قیام کی وجہ سے پیروں پر ورم آجاتا تھا۔ یہ عمل بہت دشوار تھا اس لئے ایک سال کے بعد اسمیں تخفیف کر دی گئی اور رات کے کسی حصے میں نماز پڑھنے کا اختیار دیا گیا، معراج کی رات جب نماز فرض ہوئی اور جبرئیل آمین نے آپ کو نماز کا طریقہ و رکعتیں سکھلایا تو آپ ﷺ نے تہجد و وتر کو رکعتوں کی ترتیب سے پڑھنا شروع کیا۔

احادیث تہجد و وتر

{حدیث} عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ : کَانَ رَسُولُ االلّٰہ ﷺ یُصَلِّی بِاللَّیْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَکْعَةً، ثُمَّ یُصَلِّی إِذَا سَمِعَ النِّدَاءِ بِالصُّبْحِ رَکْعَتَیْنِ خَفِیْفَتَیْنِ۔

{صحیح بخاری، حدیث ۱۱۶۴، کتاب التھجد، وسنن أبی داود، باب فی صلاۃ اللیل، وموطأ امام مالک، کتاب صلاۃ الیل}

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رات میں تیرہ (۱۳) رکعات پڑھتے تھے، پھر آذان کے بعد دو رکعات مختصراً سنت فجر ادا فرماتے۔

{حدیث}		عن كُرَيْبٍ أنّ ابن عباس رضى الله عنهما أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَاتَ عِنْدَ مَيْمُونَةَ۔وَهِيَ خَالَتُهُ۔فَاضْطَجَعْتُ فِي عَرْضِ وِسَادَةٍ،وَاضْطَجَعَ رَسُولُ الله ﷺ وَأَهْلُهُ فِي طُولِهَا،فَنَامَ حَتَّىٰ انتَصَفَ اللَّيلُ أوقَرِيباً مِنهُ،فَاسْتَيْقَظ يَمسَحُ النَّومَ عن وَجهِهِ ثُمَّ قَرَأَعَشرَآيَاتٍ مِن آلِ عِمرَانَ ،ثُمَّ قَامَ رَسُولُ الله ﷺ إِلىٰ شَنٍّ مُعَلَّقَةٍ فَتَوَضَّأَفَأَحْسَنَ الْوُضوءَ،ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي،فَصَنَعتُ مِثلَهُ، فَقُمتُ إِلى جَنبِهِ،فَوَضَعَ يَدَهُ اليُمنىٰ علىٰ رَأسِي وأَخَذَبِأُذُنِي يَفتِلُهَا،ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ،ثُمَّ ركعتينِ،ثُمَّ ركعتينِ،ثُمَّ ركعتينِ،ثُمَّ ركعتينِ،ثُمَّ ركعتينِ،ثُمَّ أوتَرَ،ثُمَّ اضطَجَعَ حَتَّى جَاءَهُ المُؤَذِّنُ فَقَامَ فَصَلَّىٰ رَكْعَتَيْنِ (خفيفتين)،ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ۔{صحيح بخارى،باب ماجاء فى الوتر،وسنن أبى داود،باب فى صلاة الليل،وسنن نسائى،حديث ١٦٢٠}

ترجمہ:		حضرت کریبؒ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ میں ایک رات اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے یہاں سویا تھا، میں تکیہ کے چوڑائی والے حصہ پر سر رکھ کر سویا اور رسول اللہ ﷺ اور انکی اہلیہ تکیہ کے لمبائی والے حصہ پر سو گئے۔جب رات ادھی یا اسکے قریب ہوگئی تو رسول اللہ ﷺ اٹھے اور اپنے چہرے پر ہاتھ پھیر کر نیند کو دور کیا، پھر سورۃ آل عمران کی آخیری دس آیتیں پڑھیں، اسکے بعد رسول اللہ ﷺ اُٹھ کر لٹکے ہوئے مشکیزہ سے پانی لیا اور اچھی طرح وضو فرمایا، پھر نماز کے لئے کھڑے ہوگئے۔میں بھی وضو کر کے آپ ﷺ کے پہلو میں کھڑا ہوگیا تو آپ ﷺ اپنے داہنے ہاتھ سے مجھے دائیں طرف لے آئے، پھر آپ ﷺ دو دو رکعت چھ مرتبہ پڑھکر وتر پڑھی۔ پھر آپ ﷺ لیٹ گئے اور جب موذن بلانے آئے تو آپ ﷺ دو رکعت سنت فجر ادا فرما کر فجر کی نماز پڑھائی۔

{حدیث}　عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَا لَتْ :کَانَ رَسُولُ االلّٰہ ﷺ یُصَلّیِ مِنَ اللّیلِ ثَلَاث عَشْرَۃَ رَکْعَۃً،یُوتِرُ مِنْ ذَلِکَ بِخَمْسٍ،لَا یَجْلِسُ فِی شَیْئٍ إلَّا فِی اٰخِرِھَا۔{صحیح مسلم، باب صلاۃ اللیل}

ترجمہ:　حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رات کو تیرہ (۱۳) رکعات نماز پڑھتے، جسمیں پانچ (۵) رکعتیں وتر کی ایک تشہد کے ساتھ پڑھتے تھے۔

{حدیث}　عَنْ أَبِی سَلَمَۃَ بْنِ عَبدِالرَّحْمٰنِ بن عوف أَنَّہُ سَأَلَ عَائِشَۃَ رضی االلّٰہ عنہا:کَیفَ کَا نَتْ صَلَاۃُ رَسُولِ االلّٰہ ﷺ فِی رَمَضَانَ؟فَقَالَتْ: مَاکَانَ رَسُولُ االلّٰہ ﷺ یَزِیدُ فِی رَمَضَانَ،وَلَا فِی غَیرِہِ،عَلَی إحدَی عَشْرَۃَ رَکْعَۃً۔یُصَلّیِ أَرْبَعاً،فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِہِنَّ وَطُولِہِنَّ،ثم یُصَلّیِ أَرْبَعاً،فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِہِنَّ وَطُولِہِنَّ،ثُمَّ یُصَلّیِ ثَلَاثاً۔فَقَالَتْ عَا ئِشَۃُ:فَقُلْتُ:یَا رَسُولَ اللّٰہِ أَتَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُو تِر؟فَقَالَ:یَاعَائشَۃ،إِنَّ عَیْنَیَّ تَنَامَانِ،وَلاَ یَنَامُ قَلْبِی۔{موطأامام مالک، باب صلاۃ النبی ﷺ فی الوتر، وصحیح بخاری، باب قیام النبی ﷺ باللیل فی رمضان وغیرہ، وصحیح مسلم، باب صلاۃ اللیل}

ترجمہ:　حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن بن عوف نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ رسول اللہ ﷺ رمضان المبارک میں کس طرح نماز (تہجد یا وتر) پڑھتے تھے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ (۱۱) رکعات سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔ پہلے چار رکعات پڑھتے، مت پوچھو کہ وہ کتنی طویل اور کتنی عمدہ ہوتیں، پھر چار رکعات پڑھتے، مت پوچھو کہ وہ کتنی طویل اور کتنی عمدہ ہوتیں، پھر تین رکعات ادا فرماتے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب میں عرض کرتی یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ وتر پڑھنے سے پہلے سو گئے تھے؟ آپ ﷺ ارشاد فرماتے: اے عائشہ! میری آنکھیں سوتی ہیں مگر میرا دل نہیں سوتا۔

{حدیث} عن القَاسِم بن محمد قَالَ سَمِعتُ عائشةَ تقُولُ: كَانَتْ صَلَاة رَسُولِ اللّٰه ﷺ مِنَ اللَّيلِ عَشرَ رَكعاتٍ وَيُوترِ بِسَجْدَةٍ وَيَركَعُ رَكْعَتَى الْفَجْرِ فَتِلْكَ ثَلَاث عَشَرَةَ رَكْعَةً۔ {صحيح مسلم، باب صلاة الليل وعدد ركعات النبى ﷺ فى الليل}

ترجمہ: حضرت قاسم بن محمدؒ (تابعی) فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ رات میں دس رکعات اور ایک رکعت پڑھتے، پھر دو رکعت سنت فجر ادا فرماتے۔ جملہ تیرہ (۱۳) رکعاتیں ہوتی تھی۔

{حدیث} عن عبدِ اللّٰه بْنِ أَبِى قَيسٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائشة رضى اللّٰه عنها: بِكَمْ كَانَ رَسُولُ اللّٰه ﷺ يُو تِرُ؟ قَالَتْ: كَانَ يُوتِرُ بِأَرْبَعٍ وَثَلَاثٍ، وَسِتٍّ وَثَلَاثٍ، وَثَمَانٍ وَثَلَاثٍ، وَعَشْرٍ وَثَلَاثٍ، وَلَمْ يَكُنْ يُوتِرُ بِأَنْقَصَ مِنْ سَبْعٍ وَلَا بِأَكْثَرَ مِنْ ثَلَاث عَشْرَةَ۔ {سنن أبى داؤد، باب فى صلاة الليل} رواه أحمد وأبو داؤد والطحاوى وإسناده حسن "آثار السنن" (۱۱/۲)۔ {إعلاء السنن ۲۶/۶}

ترجمہ: حضرت عبد اللہ ابن ابو قیسؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ رسول اللہ ﷺ وتر کتنی رکعت پڑھتے تھے۔ تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا کہ کبھی چار اور تین، کبھی چھ اور تین، کبھی آٹھ اور تین، کبھی دس اور تین پڑھتے تھے اور سات سے کم اور تیرہ سے زیادہ نہیں پڑھتے۔

{حدیث} عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ قال .... فَقُلْتُ: (يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِين عائشة رضى اللّٰه عنها) أَنْبِئِينِى عن قِيَامِ رسول اللّٰه ﷺ۔ فَقَالَتْ: أَلَسْتَ تَقْرَأُ يَا أَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ فَقُلْتُ: بَلىٰ۔ قَالَتْ: فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ افْتَرَضَ قِيَامَ اللَّيْلِ فِى أَوَّلِ هٰذِهِ السُّورَةِ فَقَامَ نَبِىُّ اللّٰه ﷺ وَأَصْحَابُهُ حَولاً وَأَمسَكَ اللّٰهُ خَاتِمَتَهَا اثنَى عَشَرَ شَهْرًا فِى السَّمَآءِ حَتّٰى أَنْزَلَ اللّٰهُ فِى آخِرِ هٰذِهِ

السُّورَةِالتَّخفِيف فَصارَ قِيَامُ اللَّيْلِ تَطوُّعاًبَعْدَ فَرِيضَةً۔قَالَ:قُلْتُ،يَاأُمَّ المُؤمِنِينَ أنْبئِينِى عَن وَتْرِرَسُولِ االلّٰه ﷺ فَقَالَتْ:كُنَّانُعِدُّ لِرَسُول االلّٰه ﷺ سِوَا كَهُ وَطَهُورَهُ فَيَبعَثُهُ اللّٰهُ مَا شَآء أنْ يَبْعَثَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَيَتَسَوَّكُ وَيَتَوَضَّأُوَيُصَلِّى تِسْعَ رَكَعَاتٍ لَا يَجلِسُ فِيهَا إلَّا فِى الثَّامِنَةِ فَيَذْكُرُاللّٰهَ وَيَحْمَدُهُ وَيَدْعُوهُ ثُمَّ يَنْهَضُ وَلَا يُسَلِّمُ ثُمَّ يَقُوم فَيُصَلِّى التَّاسِعَةَ ثُمَّ يَقْعُدُ فَيَذكُرُاللّٰهَ وَيَحْمَدُهُ وَيَدْعُوهُ ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسلِيماًيُسمِعُنَا،ثُمَّ يُصَلِّى رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ مَايُسَلِّمُ وَهُوَقَاعِدٌ فَتِلْكَ إحْدَى عَشرَةَ رَكْعَةً يَابُنَىَّ فَلَمَّاأَسَنَّ نَبِىُّ االلّٰه ﷺ وَأَخَذَهُ اللَّحْمَ أوتَرَبِسَبْعٍ وَّصَنَعَ فِى الرَّكْعَتَيْنِ مِثْلَ صَنِيْعِهِ الْاَوَّلِ فَتِلْكَ تِسْع يَا بُنَىَّ وَكَانَ نَبِىُّ االلّٰه ﷺ إذَاصَلَّى صَلَاةً أَحَبَّ أنْ يُدَاوِمَ عَلَيهَاوَكَانَ إذَا غَلَبَهُ نَومٌ أووَجَعٌ عن قِيَامِ اللَّيْلِ صَلَّى مِنَ النَّهَارِ اثْنَتَى عَشْرَةَ رَكْعَةًوَلَا أعْلَمُ نبى االلّٰه ﷺ قَرَأَالقُرآنَ كُلَّهُ فِى لَيْلَةٍ وَلَا صَلَّى لَيْلَةً إلَى الصُّبحِ وَلَا صَامَ شَهْراًكَامِلاً غَيْرَرَمَضَانَ۔{صحيح مسلم،باب صلاة الليل، وسنن نسائى، باب قيام الليل، وسنن بيهقى، باب قيام الليل}

ترجمہ: حضرت سعد بن ہشامؒ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوکر دریافت کیا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کی تہجد کے بارے میں بتایئے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کیا تم نی **یا ایُّھاالمزمل** نہیں پڑھا ہے؟ میں نے کہا پڑھا ہے۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اس سورت کی ابتدائی آیات کے ذریعہ اللہ تعالی نے تہجد فرض کیا تھا، تو رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایک سال تک تہجد پڑھتے رہے، اس کے بعد اس سورت کی آخیری آیات کے ذریعہ آسانی کردی گئی، تو تہجد نفل ہوگئی۔میں نے کہا اے ام المومنین رسول اللہ ﷺ کی وتر کے بارے میں بتایئے تو حضرت عائشہ رضی اللہ

عنہانے بتایا کہ ہم آپ ﷺ کے لئے مسواک اور وضو کا پانی تیار کر کے رکھتے تھے۔ جب رات میں اللہ آپ کو بیدار کرتا تو آپ پہلے مسواک کرتے اور وضو فرماتے، اس کے بعد نو (۹) رکعتیں اس طرح پڑھتے کہ صرف اٹھویں رکعت میں بیٹھتے، پھر تشہد پڑھکر بغیر سلام پھیرے کھڑے ہوتے، پھر نویں رکعت پوری کر کے تشہد کے لئے بیٹھتے، پھر تشہد پڑھکر بلند آواز سے سلام پھیرتے، پھر دو رکعت بیٹھ کر نماز ادا فرماتے۔ جملہ گیارہ رکعتیں ہوئی۔ جب آپ ﷺ عمر رسیدہ ہوئے اور بدن بھاری ہوا تو سات (۷) رکعتیں مذکورہ طریقے کے مطابق پڑھنے لگے۔ جملہ نو رکعتیں ہوئی۔ جب آپ ﷺ کوئی نماز پڑھتے تو اس کی پابندی فرماتے اور جب کبھی نیند یا بیماری کی وجہ سے رات کا معمول چھوٹتا تو دن میں بارہ (۱۲) رکعتیں پڑھتے اور آپ کا رمضان کے علاوہ ایک رات میں پورا قرآن ختم کرنا اور پوری رات نماز پڑھنا اور پورے مہینے کا روزہ رکھنا میرے علم میں نہیں ہے۔

{حدیث} **عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :قَالَ رَسُولُ االلّٰه ﷺ الْوِتْرُ حَقٌّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُوتِرَ بِخَمْسٍ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُوتِرَ بِثَلَاثٍ فَلْيَفعَل وَمَن أَحَبَّ أَنْ يُوتِرَ وَاحِدَةٍ فَلْيَفعَل۔**

{سنن أبی داود، باب کم الوتر، وقال الإمام النووی :حدیث صحیح، "المجموع" ۲۲/۴، ومستدرک حاکم وقال الحاکم هذا حدیث صحیح الإسناد علی شرط الشیخین وأقره الذهبی، ۳۰۲/۱}

ترجمہ:۔ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وتر کی نماز ہر مسلمان پر لازم ہے جو پانچ رکعت پڑھنا چاہے تو پانچ پڑھ لے اور جو تین رکعت پڑھنا چاہے تو تین پڑھ لے اور جو ایک رکعت پڑھنا چاہے تو ایک پڑھ لے۔

{حدیث} **عَنْ أَبِي هُرَيرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ:قَالَ رَسُولُ االلّٰه ﷺ لَاتُوتِرُوا بِثَلَاثٍ تَشَبَّهُوا بِصَلَاةِ الْمَغْرِب، وَلٰكِن أَوْتِرُوا بِخَمْسٍ أَو بِسَبْعٍ أَو تِسْعٍ أَو**

بِإِحدَیٰ عَشرَۃ رَکعَۃٍ أَو أَکثَرَ مِن ذَلِکَ۔{مستدرک حاکم،کتاب الوتر}

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وتر صرف تین رکعت کے ساتھ مت پڑھو مغرب کی مشابہت کے وجہ سے لیکن پانچ ،سات ،نو ، گیارہ یا اس سے زیادہ رکعتوں کے ساتھ پڑھا کرو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کا انفرادی اور چھوٹی چھوٹی جماعتوں کے ساتھ تراویح پڑھنا

رمضان المبارک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول باقی دنوں کے مقابلے میں مختلف ہوتا تھا۔ تلاوت ،صدقات ،اعتکاف اور دعاوں کا اہتمام فرماتے ، رات بھر نمازیں پڑھا کرتے ،صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نمازوں میں مشغول رہتے۔بعض صحابہ تنہا نماز پڑھتے اور بعض صحابہ چھوٹی چھوٹی جماعتوں میں نماز پڑھا کرتے۔کبھی کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بھی نماز پڑھنے لگتے ، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوتا تو آپ منع فرماتے اور قیام رمضان (تراویح) کے فرض ہونے کا خدشہ ظاہر فرماتے۔

قیام رمضان سے مراد دیر رات تک نماز پڑھنا ہے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیام رمضان کے متعلق ارشاد فرمایا کہ جو شخص رمضان میں قیام یعنی دیر رات تک نماز پڑھے گا اللہ تعالی اس کے گناہوں کو اس طرح معاف کردے گا جس طرح ماں کے پیٹ سے ابھی پیدا ہوا۔ رمضان المبارک میں اعمال کے ثواب میں اضافہ کردیا جاتا ہے۔ایک فرض کا ثواب ستر (۷۰) فرائض کے برابر اور ایک سنت کا ثواب فرض کے برابر کردیا جاتا ہے۔ بیس (۲۰) رکعات تراویح پڑھنے سے بیس (۲۰) رکعات فرض نماز پڑھنے کے برابر ثواب ملتا ہے۔ جو لوگ سستی کی وجہ سے جلدی جلدی تراویح پڑھکر دوسرے کاموں میں مشغول ہو جاتے ہیں وہ اس فضیلت سے محروم رہ جاتے ہیں۔اللہ تعالی ہم سب کو توفیق عطا فرمائے۔

احادیث قیام رمضان (تراویح)

{حدیث} عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَاقَالَتْ:كَانَ رَسُولُ االلّٰه ﷺ إِذَادَخَلَ رَمَضَانُ شَدَّمِئزَرَهُ،ثُمَّ لَمْ يَاتِ فِرَاشَهُ حَتّٰى يَنْسَلِخَ۔

{صحيح ابن خزيمة، ابواب قيام شهر رمضان، إسناده حسن، "إعلاء السنن"، باب التراويح}

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ کی شریک حیات حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رمضان المبارک کا مہینہ آتا تو رسول اللہ ﷺ کمر کس لیتے تھے اور رمضان ختم ہونے تک بستر کے قریب نہیں آتے تھے۔

{حدیث} عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰه عَنْهَاقَالَتْ:كَانَ رَسُولُ االلّٰه ﷺ يَجْتَهِدُ فِي رَمَضَانَ مَالَا يَجْتَهِدُ فِي غَيْرِهِ،وَفِي الْعَشْرِ الأَوَاخِرِ مِنْهُ، مَالَا يَجْتَهِدُ فِي غَيْرِهِ۔

{رياض الصالحين، حديث: ۱۱۹۲، وإعلاء السنن، باب التراويح}

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رمضان المبارک میں اتنا مجاہدہ کرتے تھے جتنا غیر رمضان میں نہیں کرتے تھے اور آخیری عشرہ میں اتنا مجاہدہ کرتے تھے جتنا دوسرے عشرے میں نہیں کرتے تھے۔

{حدیث} عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ:كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ تَغَيَّرَلَوْنُهُ،وَكَثُرَتْ صَلَاتُهُ،وَابْتَهَلَ فِي الدُّعَاءِ،وَأَشْفَقَ لَوْنُهُ۔{إعلاء السنن، باب التراويح}

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رمضان المبارک شروع ہوتا تو عظمت رمضان سے رسول اللہ ﷺ کے چہرے مبارک کا رنگ بدل جاتا اور نمازوں میں اضافہ ہوجاتا اور خوب گڑگڑا کر دعائیں مانگا کرتے اور مجاہدے سے جسم مبارک کا رنگ پیلا پڑ جاتا۔

{حدیث} عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا:أَنَّ رَسُولَ االلّٰہ ﷺ إِتَّخَذَ حُجْرَۃً (فِی الْمَسجِدِ)قال حَسِبْتُ أَنَّہ قَالَ: مِن حَصِیْرٍ۔فِی رَمَضَانَ فَصَلَّی فِیھا لَیَالِیَ، فَصَلَّی بِصَلَا تِہِ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِہِ۔فَلَمَّا عَلِمَ بِھِمْ جَعَلَ یَقْعُدُ ، فَخَرَجَ إلیھم فَقَا لَ: قَدْ عَرَفْتُ الَّذِی رَأیتُ مِنْ صَنِیْعِکُم، فَصَلُّوا أَیُّھاالنَّاسُ فِی بُیوتِکُم، فإِنَّ أَفْضَلَ الصَّلاۃِ صَلاۃُ المرءِ فِی بَیْتِہِ إِلَّا الْمَکْتُوبَۃَ۔

{صحیح بخاری، باب صلاۃ اللیل، حدیث ۷۳۱، وصحیح مسلم ۲۶۶/۱}

ترجمہ: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رمضان المبارک میں چٹائی سے آڑ فرما کر مسجد میں ایک کمرے کی طرح بنایا اور اس میں چند راتیں نماز پڑھی ، تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی آپ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھنے لگتے ، جب آپ ﷺ کو معلوم ہوتا تو آپ بیٹھ جاتے ، با لآخیر ایک مرتبہ لوگوں کے پاس آکر ارشاد فرمایا: تمہارا اس طرح کرنا مجھے معلوم ہوا، اے لوگوں! اپنے اپنے گھروں میں نماز پڑھو اسلئے کہ مشروع کردہ نمازوں کے علاوہ باقی نماز گھر میں افضل ہے۔

{حدیث} عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہ عَنْھَاقَالَتْ:کَانَ رَسُولُ االلّٰہ ﷺ یُصَلِّی مِنَ اللَّیْلِ فِی حُجْرَتِہِ وَجِدَارُالحُجرَۃِ قَصِیرٌ،فَرَأی النَّاسُ شَخْصَ النَّبِیِّ ﷺ،فَقَامَ أَنَاسٌ یُصَلُّونَ بِصَلَاتِہِ،فأصبَحُوافتَحَدَّثوابِذَلِک،فقَامَ لَیلۃَ الثَّانِیۃِ فَقَامَ مَعَہُ أنَاسٌ یُصَلُّونَ بِصَلَاتِہِ،صَنَعُواذَلِک لَیْلَتَیْنِ أوثَلَاثاً، حَتَّی إذاکَانَ بَعدَذَلِکَ جَلَسَ رَسُولُ االلّٰہ ﷺ فَلَمْ یَخْرُجْ،فَلَمَّاأصبَحَ ذَکَرَ ذَلِکَ النَّاسُ،فَقَالَ:إِنِّی خَشِیتُ أن تُکْتَبَ عَلَیکُم صَلَاۃُ اللَّیْلِ۔{صحیح بخاری، حدیث ۷۲۹}

ترجمہ:۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک رات اپنے کمرہ میں نماز پڑھ رہے تھے اور کمرہ کی دیوار چھوٹی تھی ،تو لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھ لیا اور آپ کے پیچھے نماز پڑھنے لگے، جب صبح ہوئی تو اس کا چرچہ ہوا۔ دوسری رات بھی اسی طرح لوگ نماز پڑھنے لگے۔ اس طرح دو یا تین رات ہوا۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ وہاں نماز نہیں

پڑھی۔ جب صبح اس کا تذکرہ ہوا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے خدشہ ہوا کہ کہیں یہ نماز (تراویح) تم پر فرض نہ کردی جائے۔

{حدیث} عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰه ﷺ يُصَلِّي فِي رَمَضَانَ، فَجِئْتُ فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ، وَجَاء رَجُلٌ فَقَامَ ايضاً، حَتَّى كُنَّا رَهْطاً فَلَمَّا احَسَّ النَّبِي ﷺ أَنَّا خَلْفَهُ جَعَلَ تَجَوَّزَ فِي الصَّلَاةِ ثُمَّ دَخَلَ فَصَلَّى صَلَاةً لَا يُصَلِّيهَا عِنْدَنَا قَالَ قُلْنَا لَهُ حِيْنَ أَصْبَحْنَا أَفَطِنْتَ لَنَا اللَّيْلَةَ؟ قَالَ فَقَالَ: نَعَمْ ذَلِكَ الَّذِي حَمَلَنِي عَلَى الَّذِي صَنَعْتُ۔ الحديث۔ {صحیح مسلم: ۳۵۲/۱}

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رمضان المبارک میں ایک رات نماز پڑھ رہے تھے، میں آپ ﷺ کے پہلو میں کھڑا ہوا، پھر دوسرا شخص بھی کھڑا ہوا، اس طرح بہت لوگ ہو گئے، آپ ﷺ کو جب معلوم ہوا تو آپ جلدی سے نماز ختم کر کے اندر جا کر نماز پڑھی، (پھر باہر تشریف لا کر نماز پڑھنی شروع کی، تو صحابہ بھی آپ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھنے لگے، پھر رسول اللہ ﷺ جلدی سے نماز ختم کر کے اندر تشریف لے گئے، (مجمع الزوائد) جب صبح ہوئی تو ہم نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ کیا رات میں ہمارا نماز پڑھنا آپ کو معلوم ہوا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں، اسی وجہ سے میں اندر گیا۔

{حدیث} عن ثعلبة بن أبي مالك القرظي رضی اللہ عنہ قال: خَرَجَ رَسُولُ اللّٰه ﷺ ذَاتَ لَيلةٍ فِي رَمَضَانَ، فَرَأَى نَا سأَفِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ يُصَلُّونَ، فَقَالَ: مَا يَصنَع هَؤلاء؟ قَالَ قَائل: يَارَسُولَ اللّٰه! هَؤلاء نَاسٌ لَيسَ مَعهم قُرآن، وَأُبي بن كعب يَقْرَأُوهُمْ مَعَهُ يُصَلُّونَ بِصَلَاتِهِ، قَالَ: {قَدْ أَحْسَنُوا وَقَدْ أَصَابُوا}، وَلَم يكره ذَلِكَ لَهُمْ۔ رواه البيهقي في "السنن" و "المعرفة"

{سنن بیهقی: ۴۹۵/۲، دار المعرفة بیروت، وإسناده جيد، "اعلاء السنن"، باب التراويح}

ترجمہ: حضرت ثعلبہ بن ابو مالک قرظی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رمضان المبارک کی ایک رات

رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے تو دیکھا کہ کچھ لوگ مسجد کے ایک طرف نماز (تراویح) پڑھ رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ یہ لوگ کیا کر رہے ہیں۔ کسی نے جواب دیا، یا رسول اللہ ﷺ جن لوگوں کو قرآن یاد نہیں ہے ان کو ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نماز (تراویح) پڑھا رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بہت اچھا کر رہے ہیں: راوی فرماتے ہے کہ آپ ﷺ نے ناپسندگی کا اظہار نہیں فرمایا۔

{حدیث} عَنْ حُذَیْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: صَلَّیْتُ مَعَ النَّبِیِّ ﷺ ذَاتَ لَیْلَةٍ فَافْتَتَحَ الْبَقَرَةَ، فَقُلْتُ: یَرْكَعُ عِنْدَ الْمِائَةِ، ثُمَّ مَضَى، فَقُلْتُ: یُصَلِّي بِهَا فِي رَكْعَةٍ، فَمَضَى، فَقُلْتُ: یَرْكَعُ بِهَا، ثُمَّ افْتَتَحَ النِّسَاءَ فقرأها، ثُمَّ افْتَتَحَ آلَ عِمْرَانَ، فَقَرَأَهَا، یَقْرَأُ مُتَرَسِّلًا۔ إِذَا مَرَّ بِآیَةٍ فِیهَا تَسْبِیحٌ، سَبَّحَ، وَإِذَا مَرَّ بِسُؤَالٍ، سَأَلَ، وَإِذَا مَرَّ بِتَعَوُّذٍ، تَعَوَّذَ، ثُمَّ رَكَعَ، فَجَعَلَ یَقُولُ: سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیمِ، فَكَانَ رُكُوعُهُ نَحْواً مِنْ قِیَامِهِ، ثُمَّ قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَه، ثُمَّ قَامَ طَوِیلاً قَرِیباً مِمَّا رَكَعَ، ثُمَّ سَجَدَ فَقَالَ: سُبْحَانَ رَبِّیَ الْأَعْلَى، فَكَانَ سُجُودُهُ قَرِیباً مِنْ قِیَامِهِ۔

{صحیح مسلم، باب استحباب تطویل القراءۃ فی صلوۃ اللیل}

ترجمہ: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک رات رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھا، تو آپ ﷺ نے **سورۃ بقرۃ** شروع فرمایا، میں نے سمجھا کہ سو آیتوں پر رکوع فرمائیں گے ،مگر آپ ﷺ پڑھتے رہے، پھر میں نے سوچا کہ آپ ﷺ سورہ بقرہ ایک رکعت میں ختم فرمائیں گے ،مگر آپ ﷺ پڑھتے رہے، پھر **سورۃ نساء** شروع فرمائی، پھر **سورۃ اٰل عمران** شروع فرمائی، آپ ﷺ اس طرح اطمینان سے پڑھ رہے تھے کہ جب آیت تسبیح پڑھتے تو اللہ کی تسبیح بیان کرتے اور جب آیت سوال پڑھتے تو اللہ سے سوال کرتے اور آیت تعوذ پڑھتے تو اللہ سے پناہ مانگتے پھر آپ ﷺ نے رکوع فرمایا اور **سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم** پڑھتے رہے۔

آپ کا رکوع قیام کی طرح طویل تھا پھر آپ نے **سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ** کہا، پھر رکوع کی طرح طویل قیام فرمایا پھر آپ نے سجدہ فرمایا اور اس میں **سُبْحَانَ رَبِّیَ الْأَعْلیٰ** پڑھتے رہے، آپ کا سجدہ بھی قیام کی طرح طویل تھا۔

{حدیث} **عن عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ كَانَ النَّاسُ يُصَلُّونَ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي رَمَضَانَ بِاللَّيْلِ أَوْزَاعاً يَكُونُ مَعَ الرَّجُلِ شَيْءٌ مِنَ الْقُرْآنِ فَيَكُونُ مَعَهُ النَّفَرُ الْخَمْسَةُ أَوِ السِّتَّةُ أَوْ أَقَلُّ مِنْ ذٰلِكَ أَوْ أَكْثَرُ فَيُصَلُّونَ بِصَلَاتِهِ، الحديث۔** {مسند أحمد، الفتح الربانی، حدیث ۱۱۰۹}

ترجمہ:۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رمضان المبارک کی راتوں میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مسجد نبوی میں الگ الگ یا چھوٹی چھوٹی جماعتوں میں تراویح پڑھا کرتے تھے۔ جس کو جتنا بھی قرآن یاد ہوتا وہ پانچ یا چھ یا اس سے زیادہ یا کم لوگوں کو تراویح پڑھایا کرتے۔

رسول اللہ ﷺ کا عام جماعت کے ساتھ تراویح پڑھانا

رمضان المبارک میں عبادت کی کثرت اور رات کی نمازوں کا ذکر احادیث سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تنہا یا چھوٹی چھوٹی جماعتوں کے ساتھ تراویح پڑھا کرتے تھے۔ یہ معمول اسطرح چل رہا تھا، لوگوں کی کثرت اور شوق کو دیکھ کر رسول اللہ ﷺ نے تراویح کو عام جماعت کے ساتھ پڑھنے کا فیصلہ فرمایا۔ بعض روایات میں ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴ چار راتیں تراویح پڑھانا مذکور ہے اور بعض روایات میں ۲۳، ۲۵، ۲۷ تین راتیں تراویح پڑھانا مذکور ہے اور بعض روایات میں دو یا تین راتیں تراویح پڑھانا مذکور ہے۔ اسلئے محدثین کا خیال ہے کہ عام جماعت کے ساتھ تراویح ایک سے زیادہ مرتبہ مختلف رمضان میں پڑھی گئی ہوگی۔ واللہ اعلم۔

احادیث جماعت تراویح

{حدیث} عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: کَانَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم یَجْمَعُ أَهْلَهُ لَيْلَةَ إِحْدَى وَعِشْرِيْنَ فَيُصَلِّى بِهِم إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ، ثُمَّ يَجْمَعُهُم لَيْلَةَ الثِّنْتَى وَعِشْرِيْنَ، فَيُصَلِّى بِهِمْ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ، ثُمَّ يَجْمَعُهُمْ لَيْلَةَ ثَلَاثَ وَعِشْرِيْنَ فَيُصَلِّى بِهِمْ إِلَى ثُلُثَى اللَّيْلِ، ثُمَّ يَأمُرُهُمْ لَيْلَةَ أَرْبَع وَعِشْرِيْنَ أَنْ يَّغْسِلُوا،فَيُصَلِّى بِهِمْ حَتَّى يصبح ثُمَّ لَايَجْمَعُهُمْ۔رواه محمدبن نصرفى قيام الليل۔{أوجزالمسالک،باب الترغيب فى الصلاة فى رمضان}

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ۲۱ویں (رمضان) کی رات کوگھر والوں کوجمع فرما کرایک تہائی رات تک تراویح پڑھائی، پھر ۲۲ویں رات کوآدھی رات تک تراویح پڑھائی، پھر ۲۳رات کودوتہائی رات تک تراویح پڑھائی، پھر ۲۴ویں رات کوسب کوغسل کرنے کاحکم فرمایااور پوری رات تراویح پڑھائی، پھراس کے بعدنہیں پڑھائی۔

{حدیث} عن أَبِی ذَرٍّ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ قال لَمَّا کَانَ الْعَشْرُالاوَاخِرُأعْتَکَفَ رَسُولُ االلّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم فِی الْمَسجِدِفَلَمَّاصَلَّى النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم صَلَاةَ الْعَصْرِمِنْ يَوْمِ اثْنَيْنِ وَعِشْرِينَ قَا لَ إِنَّا قَائِمُونَ اللَّيْلَةَ إِنْ شَاءاللّٰہ فَمَنْ شَاء كُمْ أَنْ يَقُومَ فَلْيَقُمْ، الحديث۔{مسندأحمد،الفتح الربانی،حدیث ۱۱۱۰}

ترجمہ:۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک سال رمضان المبارک کے آخیری عشرہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجدمیں اعتکاف فرمایا۔بائیس(۲۲)رمضان المبارک کی عصرکی نمازکے بعدآپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان فرمایاکہ آج عشاء کے بعدتراویح پڑھی جائیگی،جس کاجی چاہے ہمارے ساتھ تراویح پڑھے۔(اسی طرح ۲۴ویں اور۲۶ویں عصرکواعلان فرمایا)

{حدیث} عَنْ أَبِی ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ:صُمْنَامَعَ رَسُولِ االلّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم فَلَم يُصَلِّ بِنَاحَتَّى بَقِیَ سَبْعٌ مِنَ الشَّهْرِ، فَقَامَ بِنَاحَتَّى ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ،ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَافِی السَّادِسَةِ، وَقَامَ بِنَا فِی ا لْخَامِسَةِ حَتَّى ذَهَبَ شَطْرُ ا للَّيْلِ، فَقُلْنَا لَهُ:

يَارَسُولَ االلّٰہ، لَوْ نَفَّلْتَنَابَقِيَّةَ لَيْلَتِنَاهَذِہٖ،فقال:إِنَّهُ مَنْ قَامَ مَعَ الإمامِ حَتَّى يَنْصَرِفَ كُتِبَ لَهُ قِيَامُ لَيْلَةٍ۔ثُمَّ لَمْ يُصَلِّ بِنَاحَتَّى بَقِيَ ثَلَاثٌ مِنَ الشَّهْرِ، وَصَلَّى بِنَافِي الثَّالِثَةِ،وَدَعَاأَهْلَهُ وِنِسَاءہ فَقَامَ بِنَاحَتَّى تَخَوَّفْنَاالْفَلَاحَ۔

قُلْتُ لَهُ:وَمَاالْفَلَاحُ؟ قَالَ!السُّحُورُ۔{سنن ترمذی،وقال الترمذی:هذا حديث حسن صحيح،باب ماجاء فی قيام شهررمضان،وسنن أبی داود،باب فی قيام شهر رمضان، وسنن نسائی،باب قيام شهررمضان،وسنن بيهقی،باب زعم أنهابالجماعة افضل}

ترجمہ: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رمضان المبارک کا روزہ رکھا،آپ ﷺ نے ۲۲ویں رمضان تک ہم لوگوں کوتراویح نہیں پڑھائی مگر ۲۳ویں رات کوآپ ﷺ نے تہائی رات تک تراویح پڑھائی ،پھر ۲۴ویں رات کوتراویح نہیں پڑھائی مگر ۲۵ویں رات کوآدھی رات تک تراویح پڑھائی تو ہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ ! پوری رات تراویح پڑھاتے تو اچھا ہوتا۔آپ ﷺ نے ارشادفرمایا: جوشخص امام کے ساتھ پوری تراویح پڑھے اس کے لئے پوری رات تراویح پڑھنے کا ثواب لکھا جاتا ہے پھر آپ ﷺ نے ۲۶ویں رات کوتراویح نہیں پڑھائی اور ۲۷ویں رات عورتوں کوبھی کوجمع فرمایااور پوری رات تراویح پڑھائی کہ ہم کوفلاح (سحری کاوقت ختم ہونے) کی فکرہونے لگی۔ راوی نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ فلاح کیاہے؟ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سحری۔

اس حدیث سے معلوم ہوتاہے کہ تراویح امام کے ساتھ آخیرتک پڑھنے والوں کے لئے پوری رات تراویح پڑھنے کا ثواب لکھا جاتا ہے۔جولوگ بلا عذر درمیان میں امام کوچھوڑکر چلے جاتے ہیں وہ اس فضیلت سے محروم رہ جاتے ہیں۔نیز رسول اللہ کا لیلۃ القدرکی تلاش میں ۲۷رمضان کی رات کواہتمام سے پوری رات تراویح پڑھنا معلوم ہوتاہے۔

{حدیث} عَنْ نُعَيْمِ بن زِيَادٍقَالَ:سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ رضی اللہ عنہ عَلَى مِنْبَرِحِمْصَ يَقُولُ:قُمْنَامَعَ رَسُولِ االلّٰہ ﷺ فِی شَهْرِرَمَضَانَ لَيْلَةَ ثَلَاثٍ

وَعِشْرِينَ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ الأُوَّلِ، ثُمَّ قُمْنَامَعَهُ لَيْلَةَ خَمْسٍ وَعِشْرِينَ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ، ثُمَّ قُمْنَامَعَهُ لَيْلَةَ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ حَتَّى ظَنَنَّاأَنْ لَا نُدْرِكَ الْفَلَاحَ۔

{سنن نسائی، باب قیام شهر رمضان، و مستدرک حاکم، باب قیام اللیل فی رمضان، وقال حاکم هذا حدیث صحیح علی شرط البخاری وقال الذهبی حدیث حسن}

ترجمہ: حضرت نعیم بن زیادؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کو منبر حمص پر کھڑے ہوکر فرماتے ہوئے سنا کہ ہم لوگ (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) رمضان المبارک کی ۲۳ ویں رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک تہائی رات تک تراویح پڑھی، پھر ۲۵ ویں رات کو آدھی رات تک تراویح پڑھی، پھر ۲۷ ویں رات کو اتنی رات تک تراویح پڑھی کہ ہم کو گمان ہوا کہ ہم کو سحری کا وقت نہیں ملے گا۔

{حدیث} عن ابن شهاب أخبرني عروة أَنَّ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم خَرَجَ لَيْلَةً مِنْ جَوفِ اللَّيلِ فَصَلَّى فِي الْمَسْجِدِ، وَصَلَّى رِجَالٌ بِصَلَاتِهِ، فَأَصْبَحَ النَّاسُ فَتَحَدَّثُوا، فَاجْتَمَعَ أَكْثَرُمِنْهُمْ، فَصَلَّى فَصَلَّوْا مَعَهُ، فَأَصْبَحَ النَّاسُ فَتَحَدَّثُوا فَكَثُرَأَهلُ الْمَسْجِدِمِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ، فَخَرَجَ رَسُول اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَصَلَّى بِصَلَاتِهِ، فَلَمَّاكَانَتِ اللَّيْلَةُ الرَّابِعَةُ عَجَز الْمَسْجِدُعَنْ أَهْلِهِ حَتَّى خَرَجَ لِصَلَاةِالصُّبحِ، فَلَمَّاقَضىٰ الْفَجْرَأَقْبَلَ عَلىٰ النَّاسِ فَتَشَهَّدَثُمَّ قَالَ: أَمَّابَعْدُ فإِنَّهُ لَمْ يَخْفَ عَلَيَّ مَكَانُكم۔ ولٰكِنِّي خَشِيتُ أَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ فَتَعْجِزُوا عَنْهَا۔ فُتُوفِّي رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَالأمرُعَلَى ذٰلك۔

{صحیح بخاری، باب فضل من قام رمضان}

ترجمہ: ابن شہاب (امام زہریؒ) روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے عروہؒ نے کہا کہ مجھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ (رمضان المبارک کی) ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں صحابہ کو تراویح پڑھائی۔ جب صبح اس واقعہ کا چرچا ہوا تو دوسری رات لوگ زیادہ جمع

ہوئے، آپ ﷺ نے تراویح پڑھائی۔ دوسرے دن اس کا اور زیادہ چرچا ہوا تو تیسری رات اور زیادہ لوگ جمع ہوئے، آپ ﷺ نے تراویح پڑھائی۔ چوتھی رات مسجد لوگوں سے بھر گئی تو آپ ﷺ تشریف نہیں لائے، یہاں تک کہ صبح ہوئی۔ آپ ﷺ صبح کی نماز میں تشریف لائے، سلام پھیرنے کے بعد صحابہ کی طرف متوجہ ہو کر ارشاد فرمایا کہ تم لوگوں کی موجودگی مجھ سے پوشیدہ نہ تھی، لیکن مجھے خدشہ ہوا کہ یہ نماز (تراویح) تم پر فرض کردی جائے پھر تم اس سے عاجز ہو جاؤ، پھر رسول اللہ ﷺ کی وفات تک اسی طرح تراویح (انفرادی اور چھوٹی جماعتوں کے ساتھ پڑھی گئی۔

رکعات تراویح

{حدیث} عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا قَالَ: صَلّٰی بِنَا رَسُول االلّٰہ ﷺ فِی رَمَضَانَ ثَمَانَ رَکعَاتٍ، وَالوِتر، فَلَمَّاکَانَ مَنَ القَابِلَۃِ اجْتَمَعنَا فِی الْمَسْجِدِ وَرَجَوْنَا أن یَخْرُجَ اِلَیْنَا، فَلَمْ نَزَلَ فِی الْمَسْجِدِ، حَتّٰی أصْبَحْنَا فَدَخَلنَاعَلَی رَسُولِ االلّٰہ ﷺ، فَقُلْنَالَہُ یَارَسُولَ اللّٰہِ ﷺ! رَجَوْنَاأنْ تَخْرُجَ اِلَیْنَافَتُصَلِّ بِنَا، فَقَالَ: اِنِّی کَرِهْتُ أنْ یُکْتَبَ عَلَیْکُمُ الْوِتْرُ۔

{صحیح ابن خزیمة، ابواب الوتر، وصحیح ابن حبان، الإحسان، باب الوتر، حدیث ۲۴۰۹، ۲۴۱۵}

إسناده ضعیف لضعف عیسی بن جاریة {حاشیة الإحسان فی تقریب صحیح ابن حبان}

ترجمہ: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رمضان المبارک میں ایک رات ہم لوگوں کو آٹھ رکعات اور وتر پڑھائی، چنانچہ اگلی رات ہم مسجد میں جمع ہو گئے اور آپ کے آنے کی امید میں رہے مگر آپ ﷺ تشریف نہیں لائے، جب صبح ہوئی تو ہم لوگ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! کل رات ہم مسجد میں جمع ہو کر اس امید میں رہے کہ آپ ہمیں نماز پڑھائیں گے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا : مجھے ناپسند ہوا کہ کہیں وتر تم پر فرض کردی جائے۔

(اس حدیث کے راوی عیسیٰ بن جاریہ پر جرح کی گئی ہے اسلئے اس کی سند ضعیف ہے۔)

{حدیث} إنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى بِالنَّاسِ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً لَيْلَتَيْن، فَلَمَّاكَانَ فِي اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ اِجْتَمَعَ النَّاسُ، فَلَمْ يَخْرُجْ إلَيْهِمْ، ثُمَّ قَالَ مِنَ الْغَدِ خَشِيْتُ أَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ فَلَا تُطِيْقُوْنَهَا۔ {"فتح العزیز" للإمام الرافعی، باب صلاۃ التراویح، "تلخیص الحبیر"}

وفی روایۃ: إنَّهُ ﷺ خَرَجَ لَيْلَةً مِنْ لَيَالِ رَمَضَانَ وَصَلَى عِشْرِيْنَ رَكْعَةً، فَلَمَّاكَانَتِ اللَّيْلَةُ الثَّانِيَةُ اجْتَمَعَ النَّاسُ فَخَرَجَ وَصَلَى بِهِمْ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الثَّالِثَةُ كَثُرَ النَّاسُ فَلَمْ يَخْرُجْ عَلَيْهِ السَّلَام وَقَالَ: عَرَفْتُ اجْتِمَاعَكُمْ لٰكِنِّي خَشِيْتُ أَنْ تُكْتَبَ عَلَيْكُمْ ۔فَكَانَ النَّاسُ يُصَلُّوْنَهَا فُرَادىٰ إِلَى زَمَنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ۔ {اشرف الهداية، ۲/ ۲۳۱}

ترجمہ: روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رمضان المبارک کی ایک رات لوگوں کو بیس (۲۰) رکعات تراویح پڑھائی، دوسری رات بھی لوگ جب جمع ہوئے تو آپ ﷺ نے ان کو بیس رکعات تراویح پڑھائی۔ اور جب تیسری رات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی کثیر تعداد مسجد میں جمع ہوئی تو آپ ﷺ تشریف نہیں لائے پھر صبح میں ارشاد فرمایا: مجھے خدشہ ہوا کہ کہیں یہ نماز (تراویح) تم پر فرض کردی جائے اور تم کر نہ سکو۔ پھر اسکے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے تک لوگ علیحدہ علیحدہ تراویح پڑھتے رہے۔

{حدیث} عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي فِي رَمَضَانَ، عِشْرِيْنَ رَكْعَةً وَالْوِتْرَ۔ رواہ ابن أبی شیبة وإسنادہ ضعیف۔

{فتح الباری، باب فضل من قام رمضان}

{حدیث} **وفی روایۃ:** فِي غَيرِ جَمَاعَةٍ بِعِشْرِيْنَ رَكْعَةً وَالْوِتْرَ۔

{سنن بیهقی، باب ماروی فی عدد رکعات القیام فی شهر رمضان}

ترجمہ: حضرت عبداللہ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رمضان المبارک میں بیس (۲۰) رکعات تراویح اور وتر پڑھا کرتے تھے۔

(اس حدیث کی سند کو محدثین نے ضعیف لکھا ہے مگر اس کے مفہوم پر صحابہ، تابعین اور تبع تابعین کے مسلسل عمل سے اس کا ضعف ختم ہوجاتا ہے اور یہ روایت قابل حجت اور قابل عمل ہوجاتی ہے۔)

مذکورہ بالا حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت میں آٹھ رکعات اور باقی روایتوں میں بیس (۲۰) رکعات تراویح پڑھنا مذکور ہے۔ جب ان روایات میں رکعات تراویح کے سلسلہ میں اختلاف پایا گیا تو دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے قول وعمل کو دیکھا گیا اسلئے کہ صحابہ کو احوال رسول ﷺ اور مزاج نبوت و رموز شریعت، حدیث صحیح اور حدیث غیر صحیح کا علم جتنا تھا کسی کو حاصل نہ تھا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے قول وعمل سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام بالاتفاق بیس (۲۰) رکعات تراویح پڑھا کرتے تھے۔ لہذا علماء وفقہاء نے بیس رکعات تراویح ہی کو سنت قرار دیا ہے۔

اور محدثین نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی آٹھ رکعات والی روایت کی توجیہ اس طرح کی ہے۔ (۱) آپ ﷺ نے ۲۳ ویں رات کو آٹھ (۸) رکعات اور وتر پڑھائی اور ۲۴ ویں رات کو تشریف نہیں لائے اور ۲۵ ویں رات کو آپ نصف رات اور ۲۷ ویں رات کو پوری رات بیس (۲۰) رکعات تراویح پڑھائی اسی لئے صحابہ کرام اور علماء امت کا بیس (۲۰) رکعات تراویح پر اتفاق ہے۔ (۲) یا حضرت جابر رضی اللہ عنہ کسی رمضان میں آپ ﷺ کے ساتھ آٹھ (۸) رکعات اور وتر پڑھی ہو۔ (۳) اور بعض محدثین نے اس کی توجیہ اس طرح کی ہے کہ حدیث کے آخیر میں **كَرِهْتُ أَنْ يُكْتَبَ عَلَيْكُمُ الْوِتْرُ** کے الفاظ ہیں اسلئے احتمال پیدا ہوتا ہے کہ آپ ﷺ پہلے کچھ رکعتیں تراویح پڑھی ہوں، پھر بقیہ تراویح اور وتر پڑھی ہوں جیسا کہ دوسری حدیثوں میں آپ کا نماز پڑھ کے سوجانا پھر وتر پڑھنا ثابت ہے۔ نیز آپ ﷺ کا انفرادی تراویح پڑھنا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا آپ کو نماز پڑھتے دیکھکر آپ ﷺ کے ساتھ شریک ہونا دوسری حدیثوں سے ثابت ہے۔ ہوسکتا ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ آخیر میں شریک ہوں۔ واللہ اعلم بالصواب

دورفاروقی میں بیس رکعات تراویح دوبارہ باجماعت

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جب یہ دیکھا کہ لوگ انفرادی اورٹولیوں کی شکل میں تراویح پڑھ رہے ہیں اور تراویح کی اجتماعی شان ختم ہو رہی ہے اور لوگ اس سنت کو ترک کر سکتے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس جماعت کو قائم کر کے فرض ہونے کے خوف سے ترک فرمایا تھا دوبارہ اس سنت کو زندہ کرنے کا فیصلہ فرمایا اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو بیس (۲۰) رکعات تراویح پڑھانے پر مامور کیا۔

{حدیث} عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ:.............ثُمَّ کَذالک کَانَ فِی خِلَافَةِ أَبِی بَکرٍ وَصَدْرٍ مِ خِلَافَةِ عُمَرَ حَتّٰی جَمَعَهُمْ عُمَر بن الخَطَاب عَلَی أُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ، فَقَامَ بِهِمْ فِی رَمَضَانَ وَکَانَ ذَلِکَ أَوَّل اجْتِمَاع النَّاس عَلَی قَارِئٍ وَاحِدٍ فِی رَمَضَانَ۔ {صحیح ابن حبان، الإحسان، فصل فی التراویح}

ترجمہ:۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پورے دورخلافت اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ابتدائی دورخلافت تک اسی طرح (تراویح انفرادی اورچھوٹی جماعتوں کے ساتھ) پڑھی جاتی رہی۔ پھر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی امامت میں تراویح عام جماعت کے ساتھ پڑھنے کا سلسلہ شروع فرمایا۔ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد) تراویح کی یہ پہلی عام جماعت تھی۔

{حدیث} عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِیِّ أَنَّهُ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ لیلةً فِی رَمَضَانَ إلَی الْمَسْجِدِ، فَإذَالنَّاسُ أوْزَاعٌ مُتَفَرِّقُونَ، یُصَلِّی الرَّجُلُ لِنَفْسِهِ، وَیُصَلِّی الرَّجُلُ فَیُصَلِّی بِصَلَاتِهِ الرَّهْطُ۔ فَقَالَ عُمَرُ: إنِّی أرَی لَو جَمَعتُ هٰؤُلاء عَلَی قَارِئٍ وَاحِدٍ لَكَانَ أمْثَلَ۔ ثُمَّ عَزَمَ فَجَمَعَهُم

عَلَى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ۔ثُمَّ خَرَجْتُ مَعَهُ لَيْلَةً أُخْرَىٰ وَا لنَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلَاةِ قَارِئِهِم، قَالَ عُمَرُ: نِعْمَ الْبِدْعَةُ هٰذِهِ، وَالَّتِي يَنَامُونَ عَنْهَا أَفْضَلُ مِنَ الَّتِي يَقُومُونَ۔ يُرِيدُ اٰخِرَ اللَّيْلِ۔ وَكَانَ النَّاسُ يَقُومُونَ أَوَّلَهُ۔{صحیح بخاری، باب فضل من قام رمضان، وموطأ امام مالک، باب ماجاء فی قیام رمضان، وسنن بیھقی، باب قیام شھر رمضان}

ترجمہ: حضرت عبدالرحمن بن عبدالقاریؒ (تابعی، م۸۱ھ) فرماتے ہیں کہ رمضان المبارک کی ایک رات میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد گیا تو دیکھا کہ لوگ علیحدہ علیحدہ مسجد میں تراویح پڑھ رہے ہیں۔ کہیں کوئی تنہا تراویح پڑھ رہا ہے اور کہیں کسی کے پیچھے لوگ جماعت بنا کر تراویح پڑھ رہے ہیں، اس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرا خیال ہے کہ اگر میں انہیں ایک امام کے پیچھے جمع کردوں تو زیادہ بہتر ہوگا، پھر انھوں نے فیصلہ کر کے سب کو ایک امام حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پیچھے جمع کر دیا، پھر دوسری رات میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد گیا تو دیکھا کہ اب لوگ ایک امام کی اقتداء میں تراویح ادا کر رہے ہیں۔ یہ دیکھ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا ہی اچھا ہے یہ نیا عمل (یعنی با جماعت تراویح) اور رات کا وہ حصہ افضل ہے جس میں تم سوتے ہو اس حصہ سے جسمیں تم تراویح پڑھ رہے ہو یعنی تراویح آخیر رات تک پڑھنا افضل ہے اور لوگ ابتدائی رات میں تراویح پڑھتے تھے۔

{حدیث} وَرَوَىٰ اِبْنُ مُنِيعٍ بِسَنَدِهِ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ أَمَرَهُ أَنْ يُّصَلِّيَ بِاللَّيْلِ فِي رَمَضَانَ، فَقَالَ: إِنَّ النَّاسَ يَصُومُونَ النَّهَارَ وَلَا يُحْسِنُونَ أَنْ يَّقْرَأُوا، فَلَوْ قَرَأْتَ عَلَيهِم بِاللَّيْلِ، فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِين! هَذَا شَيءٌ لَمْ يَكُنْ، فَقَالَ: قَدْ عَلِمْتُ وَلٰكِنَّهُ حَسَنٌ، فَصَلَّىٰ بِهِم عِشْرِيْنَ رَكْعَةً۔

{إعلاء السنن للشيخ ظفر أحمد العثمانی، باب التراويح، وأوجز المسالک للشيخ محمد زکريا الكاندهلوی، باب ماجاء فی قيام شهر رمضان)

ترجمہ: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھے رمضان المبارک میں رات کو تراویح پڑھانے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا کہ لوگ دن میں روزہ تو رکھ لیتے ہیں مگر قرآن (یاد نہ ہونے کی وجہ سے) تراویح نہیں پڑھ سکتے، اس لئے تم ان لوگوں کو رات میں تراویح پڑھاؤ، حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یا امیر المؤمنین! یہ ایسی چیز کا حکم ہے جس پر ابھی تک عمل نہیں ہے (یعنی باجماعت تراویح) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں جانتا ہوں لیکن یہی بہتر ہے، تو انہوں (حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ) نے بیس (۲۰) رکعات تراویح پڑھائی۔

قیام میں تخفیف اور بیس رکعات تراویح پر صحابہ کا اجماع

احادیث قیام سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رمضان المبارک میں رات بھر تراویح پڑھنے کا معمول تھا، لمبی لمبی رکعتیں پڑھا کرتے تھے، ایک رکعت میں پانچ پارے پڑھنا بھی ثابت ہے اس لئے احادیث میں رکعتوں سے زیادہ قیام کا ذکر موجود ہے۔ طول قیام کی وجہ سے رکعتوں میں کمی بیشی ہوا کرتی تھی۔ زیادہ سے زیادہ بیس (۲۰) رکعات پڑھنے کا ذکر موجود ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی رات بھر اسی طرح نمازیں پڑھا کرتے تھے، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانے میں بھی اسی طرح کا معمول جاری رہا لیکن حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ جب خلیفہ ہوئے تو اسلام کا دائرہ بہت وسیع ہونے لگا، روز بروز مسلمانوں کی تعداد بڑھنے لگی، حالات میں تبدیلی آنے لگی، لوگوں میں عبادت کا وہ شوق نہیں رہا جو پہلے تھا اور تراویح میں تساہل ظاہر ہونے لگا تو حضرت عمر فارق رضی اللہ عنہ نے تراویح کے ترک ہونے کے اندیشہ سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کے مشورے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طویل قیام میں تخفیف فرما کر بیس (۲۰) رکعات والے عمل کو باقی رکھا اور تمام مساجد میں بیس (۲۰) رکعات تراویح پڑھانے کا حکم صادر

فرمایا اور مسجد نبوی میں تراویح پڑھانے کے لئے حافظ مقرر کیا، اس وقت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ باحیات تھے جن سے آٹھ (۸) رکعات کی روایات منسوب کی جاتی ہیں اور لوگوں کے حالات کے مطابق ایک رکعت میں تیس، پچیس یا بیس آیتیں پڑھنے کا حکم فرمایا۔

{حدیث} عَنْ أَبِی عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، قَالَ: دَعَا عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ بِثَلَاث قُرَّاء فَاسْتَقْرَأَهُم، فَأَمَرَ أَسْرَعَهُم قِرَاءَةً أَنْ يَقْرَأَ لِلنَّاسِ ثَلَاثِيْنَ آيَةً، وَأَمَرَ أَوْسَطَهُمْ أَنْ يَقْرَأَ خَمْساً وَعِشْرِيْنَ، وَأَمَرَ أَبْطَاهُمْ أَنْ يَقْرَأَ لِلنَّاسِ عِشْرِيْنَ آيَةً۔ {سنن بیهقی، باب قدرقراء تهم فی قیام شهر رمضان، ومصنف عبدالرزاق، باب قیام رمضان، حدیث ۷۷۳۲}

ترجمہ: حضرت ابوعثمان نہدیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تین حافظ قرآن کو بلایا اور انکا قرآن سنا، ان میں سے تیز رفتار سے پڑھنے والے حافظ کو تیس آیتیں ایک رکعت میں پڑھنے کا حکم فرمایا اور درمیانی رفتار سے پڑھنے والے کو پچیس آیتیں ایک رکعت میں اور آہستہ رفتار سے پڑھنے والے حافظ کو بیس آیتیں ایک رکعت میں پڑھنے کا حکم فرمایا۔

{حدیث} عَنْ دَاوٗد بن قیس وَغَیرِہِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ یُوسُف، عَنِ السَّائِبِ بْنِ یَزِیدَ: أَنَّ عُمَرَ جَمَعَ النَّاسَ فِی رَمَضَانَ عَلَی أُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ، وَعَلَی تَمِیمِ الدَّارِی، عَلَی إِحْدَی وَعِشْرِیْن رَكْعَةً، یَقْرَؤُوْن بِالْمِئِینَ وَیَنْصَرِفُونَ عِنْدَ فُرُوعِ الْفَجر۔ {مصنف عبدالرزاق، باب قیام رمضان، حدیث ۷۷۳۰}

ترجمہ: حضرت داود بن قیسؒ اور ان کے دیگر ساتھی اپنے استاد محمد بن یوسفؒ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہما نے فرمایا: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اور تمیم داری رضی اللہ عنہ کو رمضان المبارک میں اکیس (۲۱) رکعات تراویح پڑھانے پر مامور کیا۔ وہ کئی سو آیتیں پڑھا کرتے تھے اور صبح صادق کے قریب گھر جایا کرتے تھے۔

{حدیث}　عَنْ مَالِكٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ، أَنَّهُ قَالَ: أَمَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ وَتَمِيماً الدَّارِيَّ أَنْ يَقُومَا لِلنَّاسِ بِإِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً، قَالَ: وَقَدْ كَانَ الْقَارِئُ يَقْرَأُ بِالْمِئِينَ، حَتَّى كُنَّا نَعْتَمِدُ عَلَى الْعِصِيِّ مِنْ طُولِ الْقِيَامِ، وَمَا كُنَّا نَنْصَرِفُ إِلَّا فِي فُرُوعِ الْفَجْرِ۔

{مؤطا امام مالک، باب ماجاء فی قیام رمضان}

ترجمہ: امام مالک محمد بن یوسفؒ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہما نے فرمایا: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اور تمیم داری رضی اللہ عنہ کو گیارہ رکعات پڑھانے پر مامور کیا۔ راوی فرماتے ہیں کہ امام کئی سو آیتیں پڑھا کرتے تھے اور ہم لوگ طول قیام کی وجہ سے لاٹھیوں پر ٹیک لگایا کرتے تھے اور ہم لوگ صبح صادق کے قریب گھر جایا کرتے تھے۔

{حدیث}　عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابنِ أَبِي ذباب عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: كَانَ الْقِيَامُ عَلَى عَهْدِ عُمَرَ، بِثَلَاثَةٍ وَعِشْرِيْنَ رَكْعَةً۔

{مصنف عبدالرزاق، باب قیام رمضان، حدیث ۷۷۳۳}

ترجمہ:　حضرت حارث بن عبد الرحمنؒ حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں تیئس رکعات (بیس رکعات تراویح اور تین رکعات وتر) پڑھی جاتی تھی۔

{حدیث}　عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ، أَنَّهُ قَالَ: كَانَ النَّاسُ يَقُومُونَ فِي زَمَانِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فِي رَمَضَانَ، بِثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ رَكْعَةً۔

{مؤطا إمام مالک، باب ماجاء فی قیام رمضان، إسناده مرسل قوی، ”أوجز المسالک“}

ترجمہ: حضرت یزید بن رومانؒ (تابعی) فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں رمضان المبارک میں تیئس رکعات (بیس رکعات تراویح اور تین رکعات وتر) پڑھتے تھے۔

{حدیث}　وَرَوَىٰ مَا لِک مِنْ طَرِيقِ يَزِيدَ بْنِ خُصَيفَةَ عَنِ ا لسَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ عِشْرِينَ رَكْعَةً۔{فتح ا لباری للعلامۃ ا بن حجر ا لعسقلانی، باب فضل من قام رمضان، ورجالہ رجال البخاری}

ترجمہ: امام مالکؒ نے یزید بن خصیفہؒ کے طریق سے حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہما سے بیس (۲۰) رکعات تراویح نقل کی ہے۔

{حدیث} عَنْ ابن أَبِي ذَئب عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيفَةَ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ رَضِيَ اللّٰه عَنْهُمَاقَالَ:كَانُوايَقُومُونَ عَلَى عَهْدِ عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ، بِعِشْرِيْنَ رَكْعَةً،قَالَ:وَكَانُوايَقْرَؤُنَ بِالْمِئِينَ وَكَانُوا يَتَوَكَّئُونَ عَلَى عِصِيِّهِم فِي عَهْدِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ مِنْ شِدَّةِ الْقِيَامِ۔

{سنن بیہقی، باب ماروی فی عدد رکعات القیام فی شہر رمضان}

ہذاحدیث صححہ النووی فی کتابہ "الخلاصۃ" و"المجموع"، وأقرہ الزیلعی فی "نصب الرایۃ"،وصححہ السبکی فی "شرح المنہاج"، وابن العراقی فی "طرح التثریب"،والعینی فی "عمدۃ القاری"،والسیوطی فی "المصابیح فی صلاۃ التراویح"،وعلی القاری فی "شرح الموطأ"، والنیموی فی "آثار السنن" وغیرہم۔{تصحیح حدیث صلاۃ التراویح عشرین رکعۃ والرد علی الألبانی فی تضعیفہ للشیخ إسماعیل بن محمد الأنصاری، ص۷}

ترجمہ: حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ امیر المومنین حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں رمضان المبارک کے مہینے میں حضرات صحابہ کرام بیس (۲۰) رکعات تراویح پڑھتے تھے اور وہ سو سو آیتیں پڑھا کرتے تھے اور امیر المومنین حضرت سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں شدت قیام یعنی طول قیام کی وجہ سے اپنی لاٹھیوں پر ٹیک لگایا کرتے تھے۔

اس حدیث کو امام نوویؒ نے **الخلاصة** اور **المجموع** میں، امام زیلعیؒ نے **نصب الراية** میں، علامہ سبکیؒ نے **شرح منهاج** میں، علامہ ابن العراقیؒ نے **طرح التثريب** میں، علامہ عینیؒ نے **عمدة القاری** میں، علامہ سیوطیؒ نے **المصابيح فی صلاة التراويح** میں، ملا علی قاریؒ نے **شرح موطأ** میں، علامہ نیمویؒ نے **آثار السنن** میں صحیح کہا ہے۔

{حدیث} عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيفَةَ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنَّا نَقُومُ مِنْ زَمَنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِعِشْرِينَ رَكْعَةً وَالْوِتْرِ۔ رواه البيهقى فى "المعرفة"، وصححه العلامة السبكى فى "شرح المنهاج"، وعلى القارى فى "شرح المؤطا۔

{إعلاء السنن، باب تراويح، و تحفة الأحوذی، باب ماجاء فی قیام شهر رمضان}

ترجمہ: حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم امیر المومنین حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں بیس (۲۰) رکعات تراویح اور وتر پڑھا کرتے تھے۔

اس حدیث کو علامہ سبکیؒ نے **شرح منهاج** میں اور ملا علی قاریؒ نے **شرح مؤطا** میں صحیح کہا ہے۔

حدیث نمبر ۴۰ اور ۴۱ کو **صاحب تحفة الأحوذی** نے زبردستی ضعیف کرنے کی کوشش کی ہے جب کہ کبار محدثین نے اس کو صحیح کہا ہے۔

{حدیث} عَن يَحْيَى بْنِ سَعِيْد: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَمَرَ رَجُلاً يُصَلِّي بِهِمْ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً۔ رواه أبو بكر بن أبى شيبة فى "مصنفه" وإسناده مرسل قوى۔ {إعلاء السنن، باب التراويح، و بذل المجهود، باب فی قیام شهر رمضان}

ترجمہ: حضرت یحیٰی بن سعید انصاریؒ (تابعی) سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو بیس (۲۰) رکعات تراویح پڑھائیں۔

{حدیث}   عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رَفِيْعٍ،قَالَ:كَانَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ فِي رَمَضَانَ بِالْمَدِيْنَةِ، عِشْرِيْنَ رَكْعَةً ،وَيُوتِرُ بِثَلاثٍ۔أخرجه أبو بكر بن أبي شيبة في "مصنفه" وإسناده مرسل قوی۔{إعلاء السنن، باب التراويح}

ترجمہ: حضرت عبدالعزیز بن رفیعؒ (تابعی) فرماتے ہیں کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ رمضان المبارک میں بیس رکعات تراویح اور تین رکعات وتر مدینہ منورہ میں پڑھاتے تھے۔

حدیث نمبر ۳۶ میں گیارہ رکعات منقول ہیں، بعض لوگ ان تمام حدیثوں میں اسی ایک حدیث کو قابل استدلال سمجھتے ہیں اور باقی حدیثوں کو قابل التفات نہیں سمجھتے ، یہ صحیح نہیں ہے اس لئے کہ (۱) محدثین نے گیارہ رکعات والی روایت کو راوی کی غلط فہمی پر محمول کیا ہے کہ إِحْدَى وَعِشْرِيْن کے بجائے إِحْدَى عشرة سمجھا گیا۔(۲) ابی ابن کعب اور تمیم داری میں سے ہر ایک کو دس دس رکعات اور وتر پڑھانے کے لئے کہا کیونکہ دوسری تمام روایات بیس رکعات ہی پر دلالت کرتی ہیں اور اس روایت کے راوی **محمد بن یوسف**ؒ ہی سے حدیث نمبر ۳۵ میں دوسرے شاگرد سے اکیس (۲۱) رکعات منقول ہیں اور حدیث نمبر ۳۷ میں **حضرت سائب بن یزید** رضی اللہ عنہما کے دوسرے شاگرد **حارث بن عبدالرحمن** سے تیئس (۲۳) رکعات منقول ہیں اور **حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہما** کے اور ایک شاگرد **یزید بن خصیفة** کے تینوں شاگردوں سے حدیث نمبر ۳۹،۴۰،۴۱ میں بیس (۲۰) رکعات منقول ہیں اور حدیث نمبر ۳۸ میں **یزید بن رومان**ؒ سے **امام مالک** تیئس (۲۳) کعات نقل کرتے ہیں۔ اور حدیث نمبر ۳۳ میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا شروع ہی سے بیس (۲۰) رکعات پڑھانا مذکور ہے۔ علاوہ حدیث نمبر ۴۲ اور حدیث ۴۳ میں بھی بیس ہی رکعات منقول ہیں۔لہذا گیارہ رکعات والی روایت کے صحیح ہونے پر کئی طرح کے شبہات پیدا ہوتے ہیں۔

بیس رکعات تراویح پر عمل صحابہ اور عمل تابعین

{حدیث} ۔عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهما قَالَ: كَانُوا يَقُومُونَ عَلَى عَهْدِ عُمَرَ بِعِشْرِيْنَ رَكْعَةً ، وَعَلَى عَهْدِ عُثْمَانَ رضی اللہ عنہ وَعَلِي رضی اللہ عنہ مِثْلَهُ۔

رَواه الْبَيهَقِي بِإِسْنَادٍ صَحِيْح۔ {فتح الملهم للشيخ شبير أحمد العثمانی، باب بيان عدد ركعات التراويح، وأوجز المسالك للشيخ محمد زكريا الكاندهلوی، باب ما جاء فی قيام شهر رمضان}

ترجمہ: امام بیہقیؒ نے بسند صحیح حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانے میں لوگ بیس رکعات تراویح پڑھتے تھے اور حضرت سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے زمانے میں بھی اسی طرح پڑھتے تھے۔

{حدیث} عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰن السلمی، عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: دَعَا الْقُرَّاء فِي رَمَضَانَ فَأَمَرَ مِنْهُمْ رَجُلاً يُصَلِّي بِالنَّاسِ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً، قَالَ: وَكَانَ عَلِي رضی اللہ عنہ يُوتِرُ بِهِمْ۔ {سنن بيهقی، باب ما روی فی عدد ركعات ا لقيام فی شهر رمضان}

ترجمہ: حضرت ابوعبدالرحمن سلمیؒ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے رمضان المبارک میں قاریوں کو بلا کر بیس (۲۰) رکعات تراویح پڑھانے کا حکم فرمایا اور وتر خود حضرت علی رضی اللہ عنہ پڑھایا کرتے تھے۔

حضرت مولانا یوسف لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کے سلسلہ میں لکھتے ہیں۔

اسکی سند میں حماد بن شعیب پر محدثین نے کلام کیا ہے لیکن اسکے متعدد شواہد موجود ہیں۔ ابوعبدالرحمن سلمی کی یہ روایت شیخ الاسلام حافظ ابن تیمیہؒ نے **منہاج السنة** میں ذکر کی ہے اور اس سے استدلال کیا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی جاری کردہ تراویح کو اپنے دور خلافت میں باقی رکھا۔ {**منہاج السنة** ۴/۲۲۴}

حافظ ذہبیؒ نے **المنتقیٰ مختصر منہاج السنة** (المنتقیٰ ص ۵۴۲) میں حافظ

ابن تیمیہؒ کے اس استدلال کو بلانکیر ذکر کیا ہے، اس سے واضح ہے کہ ان دونوں کے نزدیک حضرت علی رضی اللہ عنہ کے عہد میں بیس رکعات تراویح کا معمول جاری تھا۔

{حدیث} عن عمرو ابن قیس، عن أبی الْحَسَنَاء: أَنَّ عَلِیاً أَمَرَ رَجُلًا یُصَلِّی بِهِم فِی رَمَضَانَ عِشْرِیْنَ رَکْعَة۔

{إعلاء السنن، باب التراویح، وأوجز المسالک، باب ما جاء فی قیام شهر رمضان}

ترجمہ: حضرت عمر بن قیسؒ، ابوالحسناءؒ (تابعی) سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو حکم دیا کہ لوگوں کو رمضان المبارک میں بیس (۲۰) رکعتیں پڑھایا کریں۔

{حدیث} عَن الأَعْمَش، عَنْ زَیْدِ بْنِ وَهبٍ قَالَ: کَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْن مَسْعُود رضی اللہ عنہ یُصَلِّی لَنَافِی شَهْرِ رَمَضَانَ، قَالَ الأَعْمَش: کَانَ یُصَلِّی عِشْرِیْنَ رَکْعَةً، وَیُوتِر بِثَلَاثٍ۔ {أوجز المسالک، باب ما جاء فی قیام شهر رمضان، وتحفة الأحوذی، باب ما جاء فی قیام شهر رمضان}

ترجمہ: امام اعمشؒ (تابعی، م ۱۴۸ھ) حضرت زید بن وہبؒ (تابعی) سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ہم لوگوں کو بیس (۲۰) رکعات تراویح اور تین (۳) رکعات وتر پڑھایا کرتے تھے۔

صاحب تحفة الأحوذی نے اس حدیث کو منقطع کہہ کر اس کی سند کو ضعیف کرنے کی کوشش کی ہے جب کہ حضرت زید بن وہبؒ (تابعی) براہ راست حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کر رہے ہیں۔

{حدیث} عن شُتیر بن شکل وَکَانَ مِنْ أَصْحَاب عَلِی رضی اللہ عنہ أَنَّهُ کَانَ یَؤُمُّهُم فِی شَهْرِ رَمَضَانَ بِعِشْرِیْنَ رَکْعَة وَیُوتِر بِثَلَاثٍ۔ قال البیهقی وفی ذلک قوة۔

{سنن بیهقی، باب ماروی فی عدد رکعات القیام فی شهر رمضان}

ترجمہ: حضرت شتیر بن شکلؒ جو علی رضی اللہ عنہ کے اصحاب میں سے تھے، وہ رمضان المبارک میں لوگوں کو بیس (۲۰) رکعات تراویح اور تین (۳) رکعات وتر پڑھایا کرتے تھے۔

{حدیث} عَن سَعِید بن عُبَید: أَنَّ عَلِی بن رَبِیعة کَانَ یُصَلِّی بِهِم فِی رَمَضَانَ خَمْس تَرْوِیحَاتٍ وَیُوتِر بِثَلَاثٍ۔ أخرجه أبو بكر بن أبی شيبة فی "مصنفه"، وإسناده صحیح۔ {بذل المجهود للشيخ خليل أحمد سهارنفوری}

ترجمہ: حضرت سعید بن عبیدؒ سے روایت ہے کہ حضرت علی بن ربیعہؒ جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اصحاب میں سے تھے، وہ رمضان المبارک میں پانچ ترویحات یعنی بیس (۲۰) رکعات تراویح اور تین (۳) رکعات وتر پڑھاتے تھے۔

{حدیث} عَنْ أَبِی الخُصَیب قَا لَ: کَانَ یَؤُمُّنَا سُوَید بن غَفْلَة فِی رَمَضَانَ، فَیُصَلِّی خَمْس تَرْوِیْحَات عِشْرِیْنَ رَکْعَة۔ {سنن بيهقی، باب ماروی فی عدد ركعات القيام فی شهر رمضان، إسناده حسن، "أوجز المسالك"}

ترجمہ: حضرت ابو خصیبؒ فرماتے ہیں کہ سوید بن غفلہؒ (تابعی، م ۸۰ھ) ہمیں رمضان المبارک میں پانچ ترویحات یعنی بیس (۲۰) رکعات تراویح پڑھاتے تھے۔

{حدیث} عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: کَانَ ابن أَبِی مُلَیکَة یُصَلِّی بِنَا فِی رَمَضَانَ عِشْرِیْنَ رَکْعَةً۔ رواه أبو بكر بن أبی شيبة وإسناده صحيح۔

{بذل المجهود، باب فی قيام شهر رمضان، وأوجز المسالك، باب ماجاء فی قيام شهر رمضان}

ترجمہ: حضرت نافعؒ (تابعی) فرماتے ہیں کہ ابن ابی ملیکہؒ (تابعی، م ۱۱۷ھ) ہمیں رمضان المبارک میں بیس (۲۰) رکعات تراویح پڑھاتے تھے۔

{حدیث} وَرَوَىٰ مُحَمَّدُ بْن نَصَرَ مِنْ طَرِیقِ عَطَاء قَا لَ: أَدْرَکْتُهُم فِی رَمَضَانَ یُصَلُّونَ عِشْرِیْنَ رَکْعَةً، وَثَلَاث رَکعات الوتر۔ {فتح الباری للعلامة ابن حجرا لعسقلانی، با ب فضل من قام رمضان، وقال ا لعلامة ا لنيموی :إسناده حسن }

ترجمہ: محمد بن نصرؒ حضرت عطاءؒ (تابعی، م ۱۱۴ھ) سے روایت نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ ہم نے لوگوں کو رمضان المبارک میں بیس (۲۰) رکعات تراویح اور تین (۳) رکعات وتر پڑھتے دیکھا ہے۔

{حدیث} عَنْ مَالِكٍ ،عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ،أَنَّهُ سَمِعَ الأَعْرَجَ يَقُولُ: مَا أَدْرَكْتُ النَّاسَ إِلا وَهُمْ يَلْعَنُونَ الْكَفَرَةَ فِي رَمَضَانَ،قَالَ:وَكَانَ الْقَارِئُ يقْرَأُ سُورَةَ الْبَقَرَةِ فِي ثَمَانِ رَكَعَاتٍ،فَإِذَا قَامَ بِهَا فِي اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً، رَأَى النَّاسُ أَنَّهُ قَدْ خَفَّفَ۔ {مؤطا امام مالک،باب ما جاء فی قیام رمضان،وسنن بیهقی، باب قدر قراءتهم فی قیام شهر رمضان}

ترجمہ: حضرت داؤد بن حصین سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عبدالرحمن اعرجؒ (تابعی، م ۱۱۷ھ) سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ رمضان المبارک میں دشمنوں کے خلاف دعائیں کیا کرتے تھے (یعنی دعاء قنوت پڑھتے تھے) اور امام **سورۃ بقرۃ** آٹھ رکعات میں ختم کرتے تھے اور جب کبھی وہ اس سورت کو ۱۲ ویں رکعت میں پڑھتے تو ہم یہ سمجھتے کہ انہوں نے قرآت میں تخفیف کی ہے۔

اجماع صحابہ پر عمل ضروری ہے

مذکورہ بالا احادیث اور اقوال علماء امت سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام، تابعین اور تبع تابعین کا مسلسل عمل بیس رکعات پڑھنے کا تھا تو علماء وفقہا نے بیس (۲۰) رکعات تراویح ہی کو سنت قرار دیا۔ جو دو دو رکعات پانچ ترویحات کے ساتھ پڑھی جائے گی۔ امیر المؤمنین کے حکم، اجماع صحابہ، اجماع علماء امت کے بعد اس کی خلاف ورزی اللہ و رسول کی خلاف ورزی ہوگی۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے۔ **يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ**۔ {سورۃ نساء: ۵۹}

ترجمہ:۔ اے مسلمانو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور امیر کی اطاعت کرو۔

اور رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے۔

{حدیث} إِنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ بَعْدِيْ فَسَيَرَىٰ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ تَمَسَّكُوْا بِهَا وَعَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُوْرِ فَإِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَّكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ۔

{سنن أبی داؤد، باب فی الزوم السنة، وسنن ترمذی، وقال الترمذی هذا حدیث حسن صحیح، باب الاخذ بالسنة واجتناب البدعة، ومسند أحمد، الفتح الربانی ۱/۱۸۸}

ترجمہ:۔ حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جو میرے بعد زندہ رہے گا وہ بہت سے اختلافات دیکھے گا، اس وقت تم میرے اور میرے ہدایت یافتہ خلفاء راشدین (یعنی حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم) کے طریقے کو لازم پکڑو اور اس پر مضبوطی سے قائم رہو اور اپنی طرف سے دین میں کوئی بات ایجاد مت کرو۔ (رسول اللہ ﷺ اور خلفاء راشدین کے طریقہ کے علاوہ) ہر ایجاد کردہ امر بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔ اور دوسری روایت میں ارشاد فرمایا:

{حدیث} اقْتَدُوْا بِالَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِيْ أَبِي بَكْرٍ وَّعُمَرَ۔

{سنن ترمذی، وقال الترمذی هذا حدیث حسن ۲/۲۰۷، ومسند أحمد، الفتح الربانی ۲۲/۱۸۲}

ترجمہ:۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے بعد ابوبکر اور عمر کی اتباع کرو۔

نیز رسول اللہ ﷺ نے جنتی لوگوں کی نشانی مَاأَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي (جو میرے اور میرے صحابہ کے طریقہ پر عمل کرے) بیان فرمائی۔

بیس رکعات تراویح اہل سنت والجماعت [1] کی علامت ہے

عمل رسول، اجماع صحابہ اور امیر المؤمنین کے حکم کے بعد تمام تابعین اور تبع تابعین وائمہ اربعہ امام ابوحنیفہؒ، امام مالکؒ، امام شافعیؒ، امام احمد ابن حنبلؒ، وامام سفیان ثوریؒ، وامام داؤد ظاہریؒ، وامام عبداللہ ابن مبارکؒ ودیگر علماء اہل سنت والجماعت نے بیس (۲۰) رکعات تراویح ہی کو سنت قرار دیا۔ لہذا بیس (۲۰) رکعات تراویح اہل سنت والجماعت کی علامت بن گئی۔ اسلئے صحابہ سے لے کر اب تک دنیا کے اکثر مسلمان (Majority) بیس رکعات ہی پر عمل پیرا ہیں۔ ذیل میں چند علماء اہل سنت والجماعت کی آراء لکھی جارہی ہیں۔

بیس رکعات تراویح پر علماء امت کا اتفاق

۱} حضرت نعمان بن ثابت امام ابوحنیفہؒ (تابعی، م ۱۵۰ھ) فرماتے ہیں۔

وروى أسد بن عمروعن أبى يوسف قال: سألت أباحنيفة عن التراويح ومافعله عمر رضی اللہ عنہ؟ فقال: التراويح سنة مؤكده۔ ولم يتخرصه عمر من تلقاء نفسه، ولم يكن فيه مبتدعاً، ولم يأمربه إلا عن أصل لديه، وعهد من رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم۔ كذافى "مراقى الفلاح" نقلاً عن "الاختيار" (ص ۲۳۹)

{إعلاء السنن، باب التراويح}

ترجمہ: حضرت اسد بن عمروؒ امام ابو یوسفؒ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوحنیفہؒ (تابعی) سے تراویح اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عمل کے بارے میں سوال کیا تو امام ابوحنیفہؒ نے جواب دیا کہ تراویح سنت مؤکدہ ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو اپنی طرف سے نہیں گڑھا اور نہ وہ اس سلسلے میں کوئی نیا کام کیا اور بغیر دلیل کے کوئی حکم نہیں دیا اور ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رکعات تراویح کے بارے میں یقینی طور پر معلوم تھا۔

---

[1] اس سلسلہ کی حدیث صفحہ نمبر ۱۶۷ پر ملاحظہ فرمائیں۔

۲} حضرت محمد بن ادریس امام شافعیؒ (تبع تابعی، م ۲۰۴ھ) فرماتے ہیں۔

وقال الشافعی: وھکذا أدرکت ببلدنا بمکة یصلون عشرین رکعة۔

{سنن ترمذی، باب ماجاء فی قیام شھر رمضان}

ترجمہ: امام شافعیؒ (تبع تابعی) فرماتے ہیں کہ میں اپنے شہر مکہ مکرمہ میں بیس (۲۰) ہی رکعات تراویح پڑھتے دیکھا ہے۔

۳} حضرت امام ابوعیسیٰ ترمذی شافعیؒ (م ۲۷۹ھ) لکھتے ہیں۔

وأکثر أھل العلم علی ماروی عن عمر وعلی وغیرھما من أصحاب النبی ﷺ عشرین رکعة، وھو قول الثوری وابن المبارک والشافعی۔

{سنن ترمذی، باب ماجاء فی قیام شھر رمضان}

ترجمہ: اکثر علماء کے نزدیک تراویح بیس (۲۰) ہی رکعات ہیں، حضرت عمرؓ، حضرت علیؓ اور دیگر صحابہ کرامؓ کی روایتوں کی بنا پر اور امام سفیان ثوریؒ، امام عبداللہ ابن مبارکؒ اور امام شافعیؒ کا یہی قول ہے۔

۴} علامہ علاء الدین کاسانی حنفیؒ (م ۵۸۷ھ) لکھتے ہیں۔

وأما قدرھا (صلاۃ التراویح) فعشرین رکعة فی عشر تسلیمات فی خمس ترویحات، کل تسلیمتین ترویحة، وھذا قول عامة العلمائ۔ وقال مالک فی قولٍ ستة وثلاثون رکعةً، وفی قول ستة وعشرون رکعة، والصحیح قول العامة لما روی أن عمرؓ جمع أصحاب رسول اللہ ﷺ فی شھر رمضان علی أبی بن کعب فصلی بھم فی کل لیلة عشرین رکعة، ولم ینکر علیه أحد فیکون اجماعاً منھم علی ذلک۔

{بدائع الصنائع: ۱/۶۴۴، طبع دار الکتاب دیوبند}

ترجمہ:۔ تراویح کی رکعات بیس (۲۰) ہیں دس سلام اور پانچ **ترویحات** کے ساتھ، دو سلاموں کا ایک **ترویحہ** ہوتا ہے۔ یہ جمہور علماء کا قول ہے۔ امام مالکؒ کا ایک قول چھتیس (۳۶) رکعات کا ہے اور دوسرا قول چھبیس رکعات کا ہے لیکن جمہور علماء کا قول ہی صحیح ہے اس لئے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو رمضان المبارک کے مہینہ میں صحابہ رضی اللہ عنہم کو تراویح پڑھانے پر مامور کیا تو وہ ہر رات بیس (۲۰) رکعات تراویح پڑھاتے تھے اور کسی نے اس پر اعتراض نہیں کیا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا بیس (۲۰) رکعات تراویح پر اجماع ہوا۔

۵} علامہ ابوالولید ابن رشد قرطبی مالکیؒ (م ۵۹۵ھ) لکھتے ہیں۔

واختلفوا فی المختارمن عددالرکعات التی یقوم بھاالناس فی رمضان،فاختارمالک فی أحدقولیہ،وأبوحنیفۃوالشافعی وأحمدوداؤد القیام بعشرین رکعۃسوی الوتر،وذکرابن القاسم عن مالک أنہ کان یستحسن ستاوثلاثین رکعۃوالوترثلاث۔

{بدایۃ المجتھد، باب فی قیام رمضان}

ترجمہ: تراویح کی رکعات کے متعلق اقوال ہیں۔ امام مالکؒ کے ایک قول کے مطابق اور امام ابوحنیفہؒ، امام شافعیؒ، امام احمد بن حنبلؒ اور امام داؤد ظاہریؒ کے نزدیک وتر کے علاوہ بیس (۲۰) رکعات ہیں اور ابن قاسم نے امام مالکؒ سے نقل کیا ہے کہ وہ چھتیس (۳۶) رکعات کو بھی پسند فرماتے تھے۔

امام مالک علیہ الرحمۃ کے نزدیک بھی بیس (۲۰) رکعات ہی تراویح ہے البتہ اہل مکہ ہر ترویحۃ یعنی چار (۴) رکعات کے بعد طواف کیا کرتے تھے، اہل مدینہ چونکہ طواف نہیں کر سکتے تھے اس لئے اہل مدینہ ہر طواف کے بدلہ میں چار (۴) رکعات نفل پڑھا کرتے تھے۔

۲۰ رکعات (تراویح) ۱۶+ رکعات (نفل) ۳۶= رکعات + ۳ رکعات (وتر) ۳۹= رکعات

٦} علامہ موفق الدین ابن قدامہ حنبلیؒ (م ۶۲۰ھ) لکھتے ہیں۔

وقیام شهررمضان عشرون ركعة،يعنی صلاة التراويح،وهی سنة مؤكدة،وأول من سنّهارسول الله ﷺ۔{المغنی، باب صلاۃ التراویح}

ترجمہ: تراویح کی بیس (۲۰) رکعات سنت موکدہ ہے، سب سے پہلے اس سنت کو رسول اللہ ﷺ نے ادا فرمایا۔

۷} امام ابوالقاسم عبدالکریم رافعی شافعیؒ (م ۶۲۳ھ) لکھتے ہیں۔

صلاة التراويح عشرون ركعة بعشرتسليمات وبه قال أبوحنيفة وأحمدلماروی أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى بِالنَّاسِ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً لَيْلَتَيْن، فَلَمَّاكَانَ فِي اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِاجْتَمَعَ النَّاسُ، فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ، ثُمَّ قَالَ مِنَ الْغَدِ خَشِيْتُ أَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ فَلَاتُطِيْقُونَهَا۔{فتح العزیز، باب صلاۃ التراویح}

ترجمہ: نماز تراویح بیس (۲۰) رکعات دس سلاموں کے ساتھ پڑھنا سنت ہے اور یہی امام ابوحنیفہؒ اور امام احمد ابن حنبلؒ کا قول ہے اس لئے کہ نبی کریم ﷺ سے منقول ہے کہ آپ ﷺ دو راتیں بیس (۲۰) رکعات پڑھائی اور جب تیسری رات لوگ مسجد میں جمع ہو گئے تو آپ ﷺ تشریف نہیں لائے پھر صبح میں ارشاد فرمایا: مجھے خدشہ ہوا کہ کہیں یہ نماز (تراویح) تم پر فرض کردی جائے اور تم کر نہ سکو۔

۸} امام ابوزکریا یحییٰ بن شرف نووی شافعیؒ (م ۶۷۶ھ) لکھتے ہیں۔

مذهبناأنهاعشرون ركعة بعشرتسليمات غيرالوتروذلك خمس ترويحات والترويحةاربع ركعات تسليمتين هذامذهبناوبه قال أبوحنيفة وأصحابه وأحمدوداؤدوغيرهم ونقله القاضی عياض عن جمهورالعلماء۔
{المجموع ۳۲/۴}

ترجمہ: تراویح کی رکعات کے متعلق ہمارا (شوافع کا) مسلک وتر کے علاوہ بیس (۲۰) رکعات کا ہے دس سلاموں کے ساتھ، اور بیس (۲۰) رکعات پانچ ترویحات ہیں اور ایک ترویحۃ چار (۴) رکعات کا دو سلاموں کے ساتھ، اور یہی امام ابوحنیفہؒ اور انکے اصحاب اور امام احمد بن حنبلؒ اور امام داؤد ظاہریؒ کا مسلک ہے اور قاضی عیاضؒ نے بیس (۲۰) رکعات تراویح کو جمہور علماء سے نقل کیا ہے۔

۹} علامہ احمد تقی الدین ابن تیمیہ حنبلیؒ (م ۷۲۸ھ) لکھتے ہیں۔

تنازع العلماء فی مقدار القیام فی رمضان، فإنه قد ثبت ان أبی بن کعب کان یقوم بالناس عشرین رکعة فی قیام رمضان، یوتر بثلاث۔ فرأی کثیر من العلماء أن ذلک هو السنة، لأنه اقامه بین المهاجرین والأنصار، ولم ینکره منکر۔ واستحب آخرون: تسعة وثلاثین رکعة، بناء علی أنه عمل أهل المدینة القدیم۔ وقال طائفة: قد ثبت فی الصحیح عن عائشة أن النبی ﷺ لم یکن یزید فی رمضان ولا غیره علی ثلاث عشرة رکعة، واضطرب قوم فی هذا الاصل، لما ظنوه من معارضة الحدیث الصحیح لما ثبت من سنة الخلفاء الراشدین، وعمل المسلمین۔ والصواب أن ذلک جمیعه حسن۔ {مجموع فتاوی ابن تیمیة: ۲۳/۱۱۲}

ترجمہ: تراویح کی رکعات کے سلسلے میں علماء کے چند اقوال ہیں۔

۱} حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا رمضان المبارک میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بیس (۲۰) رکعات تراویح اور تین (۳) رکعات وتر پڑھانا ثابت ہے اس لئے کہ اکثر علماء کے نزدیک یہی سنت ہے اسلئے کہ حضرت ابن بن کعب رضی اللہ عنہ نے مہاجرین اور انصار کی موجودگی میں بیس (۲۰) رکعات تراویح پڑھائی اور کسی نے اعتراض نہیں کیا۔

۲} اور بعض علماء نے انتالیس (۳۹) رکعات کو مستحب کہا ہے اہل مدینہ کے عمل کی بنا پر۔
۳} اور ایک طبقہ کہتا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں رمضان وغیر رمضان میں تیرہ (۱۳) رکعات سے زیادہ ثابت نہیں ہے مگر اکثر علماء نے حدیث عائشہ کو دوسری حدیث صحیح کے خلاف ہونے کی بنا پر قابل حجت نہیں سمجھا ہے جس میں خلفاء راشدین اور تمام مسلمانوں کا عمل (بیس رکعات تراویح) منقول ہیں۔ میرے نزدیک سب قول صحیح ہیں۔

۱۰} علامہ عبیداللہ بن مسعود حنفیؒ (م ۷۴۷ھ) لکھتے ہیں۔

سنَّ التراويح عشرون ركعة بعد العشاء قبل الوتروبعده،خمس ترويحاتٍ،لكلِ ترويحةٍ تسليمتانِ وجلسة بعدهماقدرترويحةٍ،والسُّنة فِيهَاالختم مرَّةً ولا يترك لكسل القوم۔

{شرح وقاية،فصل سنة التراويح عشرون ركعة}

ترجمہ: بیس (۲۰) رکعات تراویح عشاء کے بعد، وتر سے پہلے یا بعد پانچ (۵) **ترویحات** کے ساتھ مسنون ہے۔ ہر **ترویحہ** دو سلام کا ہوگا اور ہر چار (۴) رکعات کے بعد بقدر چار رکعات بیٹھنا سنت ہے اور تراویح میں کم از کم ایک قرآن ختم کرنا سنت ہے اور سستی کی وجہ سے ختم قرآن کو ترک نہ کریں۔

۱۱} علامہ ابوالفضل احمد بن علی ابن حجر عسقلانی شافعیؒ (م ۸۵۲ھ) لکھتے ہیں۔

(حديث) إنَّه ﷺ صَلَّى بِالنَّاسِ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً لَيْلَتَيْنِ،فَلَمَّا كَانَ فِي اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ إجْتَمَعَ النَّاسُ، فَلَمْ يَخْرُجْ إلَيْهِمْ،ثُمَّ قَالَ مِنَ الْغَدِخَشِيْتُ أن يفرضَ عَلَيْكُمْ فَلَا تُطِيْقُوهَا: متفق على صحته من حديث عا ئشةدون عددالركعات وفى رواية لهما : خَشِيْتُ أن تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ صَلَاةُ ا للَّيْل فَتَعْجِزُوا عَنْهَا

زادالبخاری فی روایة: فُتُوَفِّیَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ وَالأمْرُعَلَی ذٰلِک: وأماالعدد فروی ابن حبان فی صحیحه من حدیث جابرأنه صَلَّی بِهِمْ ثَمَانَ رَکَعَات ثُمَّ أوتَرَ-فهذا مباین لما ذکر المصنف (الإمام ا لرافعی)نعم: ذکر العشرین وردفی حدیث آخر رواه ا لبیهقی من حدیث ابن عباس أنَّ ا لنَّبِیَّ ﷺ کَانَ یُصَلِّی فِی شَهْرِ رَمَضَانَ فِی غَیْرِجَمَاعَةعِشْرِیْنَ رَکْعَة وَالْوِتْرَ:زاد سلیم الرازی فی کتاب الترغیب له وَیُوتِر بِثَلَاث قال البیهقی تفردبه أبو شیبة إبراهیم بن عثمان وهوضعیف وفی الموطأوابن أبی شیبة والبیهقی عن عُمَرَأَنَّهٗ جَمَعَ النَّاس عَلی أُبَیِّ بْنِ کَعْب فَکَانَ یُصَلِّی بِهِم فِی شَهْرِ رَمَضَانَ عِشْرِیْنَ رَکْعَة، الحدیث۔{تلخیص الحبیر، المجموع ۴/۲۶۴}

ترجمہ: {حدیث} کہ رسول اللہ ﷺ دوراتیں بیس (۲۰) رکعات تراویح پڑھائی اور جب تیسری رات لوگ (صحابہ کرام) جمع ہوئے تو آپ ﷺ تشریف نہیں لائے، پھر صبح میں ارشادفرمایا: مجھے اندیشہ ہوا کہ کہیں یہ نماز (تراویح) تم پر فرض کردی جائے اورتم کرنہ سکو۔ یہ حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بغیر ذکرِ رکعات کے صحیح سند سے مروی ہے اور ایک دوسری روایت میں خَشِیتُ أنْ تُفْرَضَ عَلَیْکُمْ صَلَاۃُاللَّیْل فَتَعْجِزُوا عَنْهَا کے الفاظ ہیں اور بخاری کی روایت میں فُتُوَفِّی رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ وَالأمْرُعَلَی ذٰلِک کے الفاظ ہیں، اوررکعات کے متعلق جوحدیث ابن حبانؒ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ آٹھ رکعات اور وتر پڑھائی۔ یہ حدیث مذکورہ حدیث کے معارض ہے مگربیس (۲۰) رکعات کاذکردوسری حدیث میں بھی آیا ہے جس کوامام بیہقیؒ نے نقل کیاہے کہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ رمضان المبارک کے مہینہ میں انفرادی بھی بیس (۲۰) رکعات اوروتر پڑھتے تھے۔ اورشیخ سلیم رازیؒ

اپنی کتاب ترغیب میں تین (۳) رکعات وتر نقل کیا ہے۔امام بیہقی ؒ نے اس حدیث کے راوی ابوشیبہ ابراہیم بن عثمان کو متفرد اور ضعیف کہا ہے لیکن بیس (۲۰) رکعات کی تائید میں مؤطا، وابن ابی شیبہ اور بیہقی میں روایات موجود ہیں جس میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق منقول ہے کہ انہوں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو تراویح پڑھانے کے لئے جب مامور کیا تو وہ بیس (۲۰) رکعات تراویح پڑھایا کرتے تھے۔

رکعات تراویح کے متعلق علامہ جلال الدین سیوطی ؒ کا موقف سلف وخلف کے خلاف ہے

علامہ جلال الدین سیوطی ؒ نے اپنے فتوی بنام **المصابیح فی صلاۃ التراویح** میں بیس (۲۰) رکعات تراویح کا انکار کرتے ہوئے ایک طرفہ بحث کرنے کی کوشش کی ہے اور علامہ ابن حجر عسقلانی ؒ کی تخریج کردہ حدیث پر جرح بھی فرمایا ہے نیز **ولا أدری منأین أحدث هذا الركوع الكثير** (مجھے معلوم نہیں کہ اتنے سارے رکوع کہاں سے پیدا ہوئے) نقل کیا ہے۔یہ انداز تمسخر اکابر فقہا ومحدثین سے بعید لگتا ہے۔اگر واقعی یہ عبارت علامہ جلال الدین سیوطی ؒ کی ہے تو تعجب ہے کہ علامہ ابن حجر عسقلانی ؒ جیسا محدث (جن کو علامہ سیوطی ؒ نے شیخ الاسلام لکھا ہے) اس حدیث کو تسلیم کیا ہو اور خود علامہ سیوطی ؒ نے اسی فتوی میں بیہقی کی بیس (۲۰) رکعات والی حدیث **كَانُوا يَقُومُونَ عَلَى عَهْدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ بِعِشْرِيْنَ رَكْعَةً۔ الحديث** کو صحیح کہہ رہے ہیں اور بیس (۲۰) رکعات پر تمام صحابہ کا عمل تواتر سے ثابت ہو اور جمہور علماء امت اور انکے پہلے کے علماء شوافع مثلاً **امام ترمذی** علیہ الرحمۃ، **امام غزالی** علیہ الرحمۃ، **امام رافعی** علیہ الرحمۃ **امام ابو اسحاق شیرازی** علیہ الرحمۃ، **امام نووی** علیہ الرحمۃ، **علامہ ابن حجر عسقلانی** علیہ الرحمۃ

وغیرہ بیس (۲۰) رکعات تراویح پر متفق ہوں تو پھر علامہ سیوطیؒ کا اس طرح لکھنا نا قابل فہم اور انکی جلالت شان کے خلاف ہے۔اور انکے بعد کے علماء شوافع مثلاً **علامہ زین الدین ملیباری** علیہ الرحمۃ، **علامہ ابن حجر ہیتمی مکی** علیہ الرحمۃ، **علامہ سید أبوبکر بن سید محمد شطا دمیاطی مصری** علیہ الرحمۃ، **علامہ سید علوی بن سید أحمد سقاف** علیہ الرحمۃ، **علامہ عبدالحمید خطیب**ؒ وغیرہ نے بھی ان کی رائے کو قبول نہیں کیا۔معلوم نہیں کہ اس طرح کا ذہول **علامہ سیوطی**ؒ سے کس طرح ہوا۔

۱۲} استاذ الاساتذہ مجاہد آزادی شیخ محمود حسن قاسمی دیوبندیؒ (م ۱۳۳۹ھ) فرزند اول وسابق شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند فرماتے ہیں۔

لما إجتمع کبار الصحابة والخلفاء الراشدون علی عشرین رکعة فای دلیل اقوی علی ذلک لانهم عا لمین باقواله علیه السلام وافعاله، فلماترکوا جمیع ماسوی عشرین رکعة فعلم أنه ظهردلیل اقوی علی ثبوت عشرین رکعة، وأماقول من ذهب من أهل الحدیث إلی ثمانی رکعات فلا اصل له فی الحدیث، بل نشاء من قلة الفهم، وعدم التدبرفی الفرق بین الصلاة تراویح والتهجدوبینهمابون بعیدفان عائشة رضی االله عنهاتقول ماقام علیه السلام للتهجدلیلة کلها، وفی باب التراویح قام إلی أن خیف الفلاح۔ {تقریر ترمذی، باب ماجاء فی قیام شهر رمضان}

ترجمہ: جب کبار صحابہ اور خلفاء راشدین بیس (۲۰) رکعات تراویح پر متفق ہو گئے اس سے بڑھ کر کونسی قوی ترین دلیل ہو سکتی ہے اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ کے اقوال وافعال کو سب سے زیادہ جاننے والے وہی حضرات تھے۔جب انہوں نے بیس (۲۰) رکعات کے علاوہ کے قول وعمل کو ترک کیا تو معلوم ہوا کہ بیس (۲۰) رکعات کے سلسلے میں ان کے پاس قوی ترین

ثبوت موجود تھا اور اہل حدیث حضرات جو آٹھ (۸) رکعات تراویح کہتے ہیں اس کی کوئی دلیل نہیں ہے، یہ انکی غلط فہمی کا نتیجہ ہے کہ تہجد اور تراویح میں فرق نہیں کرتے حالانکہ تہجد اور تراویح میں بہت بڑا فرق ہے اس لئے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تہجد پوری رات پڑھنے کی نفی کرتی ہیں جب کہ تراویح سحری تک پڑھی گئی ہے۔

۱۳} محدث وقت حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلویؒ (م ۱۴۰۲ھ) سابق شیخ الحدیث مظاہر علوم سہارنپور لکھتے ہیں۔

بہت سے علماء نے لکھا ہے کہ تراویح کے مسنون ہونے پر اہل سنت والجماعت کا اجماع ہے اور اہل قبلہ میں سے روافض کے سوا کوئی فرقہ بھی اس کا انکار نہیں کرتا۔ائمہ اربعہ یعنی امام اعظمؒ ،امام مالکؒ ،امام شافعیؒ ،امام احمد بن حنبلؒ سب حضرات کے فقہ کی کتابوں میں اس کی تصریح ہے کہ تراویح کی بیس (۲۰) رکعات سنت مؤکدہ ہیں۔البتہ امام مالکؒ کے نزدیک مشہور قول کے موافق چھتیس (۳۶) رکعتیں ہیں۔فقہ کی حنبلی کی مشہور کتاب ''مغنی'' میں لکھا ہے کہ امام احمدؒ کے نزدیک راجح قول بیس (۲۰) رکعات کا ہے اور یہی مذہب ہے سفیان ثوریؒ اور امام ابوحنیفہؒ ،امام شافعیؒ کا ،البتہ امام مالکؒ کے نزدیک چھتیس (۳۶) رکعات ہیں۔امام مالکؒ سے نقل کیا گیا کہ میرے پاس بادشاہ کا قاصد آیا کہ تراویح کی رکعات میں تخفیف کی اجازت دے دی جائے، میں نے انکار کردیا۔امام مالکؒ کے شاگرد کہتے ہیں کہ مدینہ طیبہ میں انتالیس (۳۹) رکعات پڑھی جاتی تھیں یعنی چھتیس (۳۶) تراویح اور تین (۳) وتر ،اوجز (المسالک) میں یہ بحث مفصل ہے، میرے اساتذہ کا ارشاد ہے کہ مدینہ میں چھتیس (۳۶) رکعات جو پڑھی جاتی تھیں ان میں بیس (۲۰) تراویح ہوتی تھیں لیکن ہر **ترویحة** میں اتنی دیر ٹھہرنا مستحب ہے جتنی دیر میں چار (۴) رکعات پڑھے اس لئے وہ حضرات ہر **ترویحة** میں چار (۴) رکعات نفل پڑھ لیتے تھے اس لئے یہ سولہ (۱۶) رکعات چار (۴) درمیانی ترویحوں کی بڑھ گئیں۔بہر حال یہ مالکیہ کا مذہب ہے بقیہ تینوں اماموں کے نزدیک راجح قول بیس (۲۰) رکعات ہی کا ہے۔{خصائل نبوی،ص۲۶

۱۴} حضرت مولانا محمد امجد علی رضوی اعظمیؒ سابق صدر مدرس دار العلوم معینیہ عثمانیہ اجمیر شریف لکھتے ہیں۔

تراویح مرد و عورت سب کے لئے بالا جماع سنت مؤکدہ ہے اس کا ترک جائز نہیں (درمختار وغیرہ) اس پر خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم نے مداومت فرمائی اور نبی ﷺ کا ارشاد ہے کہ میری سنت خلفاء راشدین کو اپنے اوپر لازم سمجھو اور خود حضور نے بھی تراویح پڑھی اور اسے بہت پسند فرمایا۔ صحیح مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرماتے ہیں جو رمضان میں قیام کرے ایمان کی وجہ سے اور ثواب طلب کرنے کے لئے اس کے اگلے سب گناہ بخش دیئے جائیں گے یعنی صغائر۔ پھر اس اندیشہ سے کہ امت پر فرض نہ ہو جائے ترک فرمائی پھر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ رمضان میں ایک رات مسجد کو تشریف لے گئے اور لوگوں کو متفرق طور پر نماز پڑھتے پایا، کوئی تنہا پڑھ رہا ہے، کسی کے ساتھ کچھ لوگ پڑھ رہے ہیں، فرمایا میں مناسب جانتا ہوں کہ ان سب کو ایک امام کے ساتھ جمع کر دوں تو بہتر ہو، سب کو ایک امام ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے ساتھ اکٹھا کر دیا پھر دوسرے دن تشریف لے گئے ملاحظہ فرمایا کہ لوگ اپنے امام کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں فرمایا **نعمت البدعة هذه** یہ اچھی بدعت ہے، رواہ اصحاب السنن۔ جمہور کا مذہب یہ ہے کہ تراویح کی بیس (۲۰) رکعتیں ہیں اور یہی احادیث سے ثابت بیہقیؒ نے بسند صحیح سائب بن یزید رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ لوگ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں بیس (۲۰) رکعتیں پڑھا کرتے تھے اور عثمان و علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے عہد میں بھی یوہیں تھا اور مؤطا میں یزید بن رومان سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں لوگ رمضان میں تیئس (۲۳) رکعتیں پڑھتے۔ بیہقیؒ نے کہا اس میں تین (۳) رکعتیں وتر کی ہیں اور مولیٰ علی رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو حکم فرمایا کہ رمضان میں لوگوں کو بیس (۲۰) رکعتیں پڑھائے نیز اس کے بیس (۲۰) رکعات ہونے میں یہ حکمت ہے کہ فرائض و واجبات کی اس سے تکمیل ہوتی ہے اور کل فرائض و واجب کی ہر روز بیس (۲۰) رکعتیں ہیں لہذا مناسب کہ یہ بھی بیس (۲۰) ہوں کہ مکمل و مکمل برابر ہوں۔ {بہار شریعت، فصل تراویح کا بیان}

بیس رکعات پر صحابہ وعلماء کے اتفاق کے بعد آٹھ رکعات تراویح پر اصرار کرنا صحیح نہیں ہے

مسلمانوں کا ایک چھوٹا سا طبقہ آٹھ(۸) رکعات تراویح پر اصرار کرتے ہوئے بیس(۲۰) رکعات تراویح کا انکار کرتا ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی گیارہ رکعات والی حدیث (حدیث نمبر ۷) اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی آٹھ رکعات والی حدیث (حدیث نمبر ۲۷) ہی کو دلیل مانتا ہے جو کسی طرح صحیح نہیں ہے اس لئے کہ

۱} حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی اس حدیث میں رمضان وغیر رمضان کا ذکر ہے رمضان وغیر رمضان میں تہجد اور وتر پڑھی جاتی ہے، نہ کے تراویح لہذا اس حدیث سے تراویح مراد لینا صحیح نہیں ہے اور تہجد و وتر کی رکعتوں کے بارے میں بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایات مختلف ہیں جس میں تیرہ، نو اور سات رکعتوں کا ذکر ہے۔روایات میں تہجد کی رکعات ۲، ۴، ۶، ۸، ۱۰، ۱۲ منقول ہیں اور وتر کی رکعات ۱، ۳، ۵، ۷، ۹، ۱۱ منقول ہیں۔تہجد اور وتر کو ملا کر رسول اللہ ﷺ اکثر اس ترتیب سے پڑھا کرتے تھے۔

۱۲ تہجد + ۱ وتر = ۱۳۔ /۱۰ تہجد + ۳ وتر = ۱۳۔ /۸ تہجد + ۵ وتر = ۱۳۔ /۱۰ تہجد + ۱، وتر = ۱۱۔ /۸ تہجد + ۳ وتر = ۱۱۔ /۶ تہجد + ۳ وتر = ۹۔ /۴ تہجد + ۳ وتر = ۷۔ان تمام روایات کے باوجود صرف گیارہ رکعات پر اصرار کرنا صحیح نہیں ہے۔تہجد اور وتر کی زیادہ تعداد کو ملا کر پڑھنے کی صورت میں بھی ۲۱ یا ۲۳ رکعات ہوتی ہیں۔

۲} حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں رسول اللہ ﷺ کا آٹھ رکعات پڑھانے کا ذکر ہے لیکن اس حدیث کے آخیر میں **كَرِهْتُ أَنْ يُكْتَبَ عَلَيْكُمُ الْوِتْرُ** (مجھے ناپسند ہوا کہ وتر فرض کر دی جائے) کے الفاظ قابل غور و قابل توجیہ ہیں (اس کی توجیہ صفحہ نمبر ۳۳ میں گزر چکی ہے) اور جب کہ اس کے برعکس بیس (۲۰) رکعات تراویح پڑھانا بھی ثابت ہے اور صحابہ و تابعین کا عمل

بھی بیس (۲۰) رکعات تراویح کا ہے۔لہذا تمام صحابہ،تابعین اور اکثر علماء امت کے بیس (۲۰) رکعات تراویح پر اتفاق کے بعد آٹھ (۸) رکعات تراویح پر اصرار کرنا اور حدیث صحیح وحدیث ضعیف کی بحث کرتے ہوئے بیس رکعات کا انکار کرنا حق اور اجماع سے انحراف کا باعث ہوگا۔

{حدیث} عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِی صلی اللہ علیہ وسلم أَنَّهُ قَالَ: مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ، وَفَارَقَ الْجَمَاعَةَ ، فَمَاتَ مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً ،الحدیث۔{صحیح مسلم ۲/۱۲۷}

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو امیر کی بات نہ مانے اور مسلمانوں کی جماعت (اجتماعی نظام اور اجتماعی فیصلوں) سے الگ ہوجائے وہ جاہلیت کی موت مرے گا۔

{حدیث} عنِ الْحَارِثِ الأشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اٰمُرُکم بِخَمْس كَلِمَاتٍ أَمَرَنِی اللّٰهُ بِهِنَّ ۔ الْجَمَاعَة، وَالسَّمْع، وَالطَّاعَة ،وَالْهِجْرَة ،وَا لْجِهَاد فِی سَبِيْلِ اللّٰهِ، فَمَنْ خَرَجَ مِنَ الْجَمَاعَةِ قِيْدَ شِبْرٍ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الاسْلَامِ مِنْ رَّأْسِهِ إِلَّا أَنْ يَّرْجِعُ۔{مستدرک حاکم ۱/۱۱۷، وقال حاکم حدیث فیما یدل علی أن اجماع العلماء حجة، رواہ أحمد والترمذی، مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الإمارۃ والقضاء}

ترجمہ: حضرت حارث اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں ایسی پانچ چیزوں کا حکم دیتا ہوں جس کا حکم مجھے اللہ تعالیٰ نے دیا ہے۔(۱) **الجماعة** (مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ رہنا) (۲) **والسمع** (امیر کی بات سننا) (۳) **والطاعة** (اجتماعی فیصلوں پر عمل کرنا) (۴) **والهجرة** (دین پر عمل مشکل ہونے کی صورت میں اپنے گاؤں کو چھوڑنا) (۵) **والجهاد فی سبیل الله** (دین، جان، مال، عزت کی دفاع کیلئے مقابلہ کرنا) جو شخص مسلمانوں کی جماعت سے ایک بالشت کے برابر بھی نکل جائے، گویا وہ اسلام کے بندھن کو اپنے گلے سے اتار دیا جب تک کہ وہ دوبارہ جماعت میں شامل نہ ہو۔ امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث اجماع کے حجت ہونے پر دلالت کرتی ہے۔

اَللّٰهُمَّ اَرِنَا الْحَقَّ حَقاً وَّارْزُقْنَا اتِّبَاعَهُ وَاَرِنَا الْبَاطِلَ بَاطِلاً وَّارْزُقْنَا اجْتِنَابَهُ

اے اللہ حق کو واضح فرما اور اس پر عمل کی توفیق عطا فرما اور باطل کو بھی واضح فرما اور اس سے بچنے کی توفیق عطا فرما۔

تراویح سنت کے مطابق پڑھیئے

سطور بالا میں فضیلت تراویح ورکعات تراویح کا ذکر کیا گیا جس سے معلوم ہوا کہ بیس (۲۰) رکعات تراویح پر صحابہ، تابعین اور علماء امت کا اتفاق ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعاء ہے کہ حق کو سمجھ کر اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ رمضان المبارک کا مہینہ روزہ، تراویح، تلاوت، ذکر، صدقات اور کثرت عبادت کا مہینہ ہے اور روزہ وتراویح رمضان المبارک کے خاص دو تحفے ہیں، اسلئے روزہ اور تراویح کو صحیح ومکمل سنت کے مطابق ادا کرنا ضروری ہے۔ بہت سے تراویح پڑھنے والے جلدی جلدی تراویح پڑھ کر گھر جانے کی فکر میں لگے رہتے ہیں اور اکثر حفاظ لوگوں کی رعایت میں فرائض، سنن وآداب مثلاً دعاء افتتاح وغیرہ اور قرآن کی عظمت کا خیال نہ کرتے ہوئے تراویح پڑھتے ہیں جن کے بارے میں بڑی وعیدیں آئی ہیں۔

خلافِ سنت نماز پڑھنے والوں کے لئے قرآنی تنبیہ

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

۱} **وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ**۔ {سورۃ روم۔ ۳۱}

ترجمہ: اور نماز پابندی سے پڑھو اور مشرکین کی طرح مت بنو۔

۲} **يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ارْكَعُوْا وَاسْجُدُوْا وَاعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ**۔ {سورۃ حج۔ ۷۷}

ترجمہ: اے ایمان والو! رکوع کیا کرو اور سجدہ کیا کرو اور اپنے رب کی عبادت کرتے رہو اور نیکی کرتے رہو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

۳} **وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ**۔ {سورۃ بقرۃ۔ ۲۳۸}

ترجمہ: اور اللہ کے سامنے عاجز بن کر (نماز میں) کھڑے رہو۔

۴} قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ہ اَلَّذِیْنَ ھُمْ فِیْ صَلَاتِھِمْ خَاشِعُوْنَ۔ {سورۃ مومنون}

ترجمہ: کامیاب اور بامراد ہیں وہ ایمان والے جو اپنی نمازیں خشوع کے ساتھ ادا کرتے ہیں۔

۵} فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ ہ اَلَّذِیْنَ ھُمْ عَنْ صَلَاتِھِمْ سَاھُوْنَ ہ اَلَّذِیْنَ ھُمْ یُرَآءُ وْنَ۔ {سورۃ ماعون۔ ۶،۵،۴}

ترجمہ: دردناک عذاب ہے ان لوگوں کے لئے جو نماز سے غفلت کرتے ہیں اور (جو پڑھتے بھی ہیں) وہ دکھانے کے لئے پڑھتے ہیں۔

۶} اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ یُخٰدِعُوْنَ اللّٰہَ وَھُوَ خَادِعُھُمْ ج وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَی الصَّلٰوۃِ قَامُوْا کُسَالٰی یُرَآءُ وْنَ النَّاسَ وَلَا یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ اِلَّا قَلِیْلاً۔ {سورۃ نساء۔ ۱۴۲}

ترجمہ: بیشک منافقین اللہ کو دھوکہ میں رکھ رہے ہیں، اللہ بھی انکو دھوکہ میں رکھے گا اور وہ (منافقین) جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہیں تو بدلی سے کھڑے ہوتے ہیں، لوگوں کو دکھانے کے لئے نماز پڑھتے ہیں اور قرآن و آذکار مکمل پڑھتے بھی نہیں ہیں۔

جلدی جلدی نماز پڑھنے والا، گویا نماز پڑھا ہی نہیں

{۵۸ حدیث} عَنْ أَبِی ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رسولَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم دَخَلَ الْمَسجِدَ، فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّی، (ثُمَّ جاءَ) فسَلَّمَ عَلَی النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم ،فَرَدَّ (النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم) وَقَالَ: ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّکَ لَمْ تُصَلِّ، فَرَجَعَ یُصَلِّی کَمَا صَلَّی، ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَی النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم ،فَقَالَ: ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّکَ لَمْ تُصَلِّ (ثَلَاثاً)۔ فَقَالَ: وَالَّذِی بَعَثَکَ بِالْحَقِّ مَا أُحْسِنُ غَیْرَہ، فَعَلِّمْنِی۔ فَقَالَ: إِذَا قُمْتَ إِلَی الصَّلَاۃِ فَکَبِّرْ، ثمَّ اقْرَأْ مَا تَیَسَّرَ مَعَکَ مِنَ الْقُرْآنِ، ثُمَّ ارْکَعْ حَتَّی تَطْمَئِنَّ رَاکِعاً، ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّی تَعْدِلَ قَائِماً، ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّی تَطْمَئِنَّ سَاجِداً، ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّی تَطْمَئِنَّ جَالِساً، (ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّی تَطْمَئِنَّ سَاجِداً) وَافْعَلْ ذٰلِکَ فِی صَلَاتِکَ کُلِّھَا۔

{صحیح بخاری، حدیث ۷۹۳، ۷۵۷، وصحیح مسلم ۱۷۰/۱، طبع مکتبۃ المختار دیوبند}

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن مسجد میں تشریف فرما تھے، ایک شخص آیا اور نماز پڑھا اور آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام کیا، آپ ﷺ نے سلام کا جواب دے کر فرمایا جاؤ دوبارہ نماز پڑھو اس لئے کہ تمہاری نماز نہیں ہوئی، پھر اس نے جا کر نماز پڑھی اور آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام کیا، آپ ﷺ نے سلام کا جواب دے کر فرمایا جاؤ دوبارہ نماز پڑھو اس لئے کہ تمہاری نماز نہیں ہوئی، پھر اس نے جا کر نماز پڑھی اور آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام کیا، آپ ﷺ نے سلام کا جواب دے کر فرمایا جاؤ دوبارہ نماز پڑھو اس لئے کہ تمہاری نماز نہیں ہوئی۔ اس نے کہا اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا، اس سے اچھی نماز مجھے نہیں معلوم، آپ مجھے سکھا دیجئے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو جاؤ تو **اللّٰہ اکبر** کہو پھر جو تم کو قرآن یاد ہو پڑھو، پھر اطمینان سے رکوع کرو، پھر رکوع سے اٹھ کر اطمینان سے کھڑے رہو، پھر اطمینان سے سجدہ کرو، پھر سجدے سے اٹھ کر اطمینان سے بیٹھو، پھر اطمینان سے سجدہ کرو، اسی طرح سب نمازیں پڑھا کرو۔

بدترین چور، جو نماز میں چوری کرے

{حدیث} عَنْ عَبدِاللّٰہ بْنِ أَبِی قَتَادَۃَ عَنْ أَبِیہِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ أَسوَءُ النَّاسِ سَرْقَۃً الَّذِی یَسْرِقُ صَلَاتَہُ قَالُوا یَارَسُولَ اللّٰہِ، کَیفَ یَسْرِقُ صَلَاتَہُ؟ قَالَ: لَا یُتِمُّ رُکُوعَھَا وَلَا سُجُودَھَا۔ {صحیح ابن خزیمۃ، حدیث ٦٦٣، ومستدرک حاکم وقال حاکم صحیح علی شرط الشیخین وأقرہ الذھبی، ٢٢٩/١، طبع دار المعرفۃ بیروت}

ترجمہ: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسو اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بدترین چور وہ ہے جو نماز میں چوری کرے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ نماز میں کس طرح چوری کرے گا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو رکوع اور سجدہ کو صحیح طریقہ سے ادا نہ کرے۔

تراویح سنن وآداب کے ساتھ پڑھے، امام نوویؒ کی تاکید

إعلم أن صلاة التراويح سنة باتفاق العلماء، وهي عشرون ركعة يسلم من كل ركعتين ،وصفة نفس الصلاة كصفة باقي الصلوات على ما تقدم بيا نه ،ويجئ فيها جميع الأذكار المتقدمة كدعاء الافتتاح ،واستكمال الأذكار الباقية، واستيفاء التشهد، والدعاء بعده، وغير ذلك مما تقدم، وهذا وإن كان ظاهراً معروفاً فإنما نبهت عليه لتساهل أكثر الناس فيه، وحذفهم أكثر الأذكار،والصواب ما سبق۔{الأذكار،باب أذكار صلاة التراويح }

ترجمہ: جان لو تراویح کی نماز کے سنت ہونے پر علماء کا اتفاق ہے اور وہ بیس (۲۰) رکعات ہیں۔ ہر دو (۲) رکعات کے بعد سلام پھیرا جائے گا، تراویح کی نماز فرض اور سنت نمازوں کی طرح ہی پڑھی جائے گی یعنی فرض اور سنت نمازوں کی طرح تمام اذکار پڑھے جائیں گے، مثلاً دعاء افتتاح (وَجَّهْتُ) اور تمام اذکار کا مکمل پڑھنا اور تشہد (التَّحِيَات) اور اس کے بعد دعا کا مکمل پڑھنا، یہ تمام چیزیں اگرچہ سب کو معلوم ہیں مگر اکثر لوگ تراویح میں اس کو نہیں پڑھتے اس لئے میں نے تاکیداً لکھا ہے۔

نماز تراویح میں حفاظ کرام کی عجلت

از:۔ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ

بعض لوگ تراویح سے جلد فارغ ہونے کے لئے اس قدر عجلت کرتے ہیں کہ سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ بھی نہیں پڑھتے اور التَّحِيَات کے بعد درود شریف تو کوئی اللہ کا بندہ پڑھتا ہوگا اور التَّحِيَات بھی بہت تیز پڑھتے ہیں۔ ان سب باتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ مقصود صرف قرآن خوانی کو سمجھتے ہیں اور نماز کو مقصود نہیں جانتے ورنہ اس کے اجزاء میں یہ کتر بیونت نہ کرتے اور قرآن کریم بھی اس تیزی سے پڑھتے ہیں کہ بجز غَفُور اور شَکُور

کے کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ کیا پڑھا، غرض یہ خواہش ہوتی ہے کہ جلدی سے خلاصی ہو جائے۔

ایک سر رشتہ دار اور ایک ان کے نائب دونوں ایک ہی کچہری میں تھے۔ انگریز انکو نماز کے وقت اجازت دے دیتا تھا نماز پڑھ آؤ۔ سر رشتہ دار صاحب تو نمازی تھے، وہ تو نماز خشوع وخضوع کے ساتھ اطمینان سے پڑھ کر آتے تھے اور نائب صاحب بے نمازی تھے، وہ تھوڑی سی دیر میں واپس آجاتے تھے۔ صاحب نے ایک روز پوچھا کہ تم بہت جلد واپس آجاتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ تم نماز نہیں پڑھتا۔ کہا کے حضور! سر رشتہ دار صاحب نئے نمازی ہیں، نماز ان کو آتی نہیں۔ وہ سوچ سوچ کر پڑھتے ہیں اور مجھکو نماز کی خوب مشق ہے، پرانا نمازی ہوں۔ اس لئے جلدی پڑھ کر واپس آجاتا ہوں۔ مولانا محمد یعقوب صاحب (نانوتوی) فرمایا کرتے تھے کہ ہماری نماز کی مثال ایسی ہے جیسی کہ گھڑی کہ اس کو کوکنے (چابی دینے) کی ضروت تو ہوتی ہیں مگر جب ایک مرتبہ کوک (چابی) دی تو پورے چوبیس گھنٹے کے بعد وہ بند ہوگی۔ اسی طرح ہماری نماز ہے کہ شروع کردی تو مشین کی طرح تمام ارکان ادا ہو رہے ہیں۔ **السلام علیکم** ہی پر جا کر ختم ہوتی ہے۔ خصوصاً تراویح کا تو بہت ہی ناس کرتے ہیں حالانکہ نماز کی ہیت اور اس کے تمام احکام سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضور قلب کی بہت ہی رعایت رکھی گئی ہے چنانچہ ہر چار (۴) رکعات پڑھنے کے بعد تھوڑی دیر بیٹھنے کا قاعدہ ہے۔ وہ اسی لئے ہے کہ جو تکان ہوگئی ہے اس سے سکون ہو جائے اور نشاط عود کر آئے تا کہ ائندہ چار (۴) رکعات اطمینان سے ادا ہوں۔ اب بعض حفاظ تو بالکل بیٹھتے ہی نہیں اور جو بیٹھتے ہیں وہ پالا سا چھوڑ دیتے ہیں (یعنی برائے نام بیٹھتے ہیں) آج کل لوگ دو طرح سے ظلم کرتے ہیں۔ بعض تو یہ کرتے ہیں کہ تین تین چار چار پارے پڑھتے ہیں اور بعضے تو پڑھتے ہیں سواہی۔ مگر بہت آہستہ رفتار سے پڑھتے ہیں۔ رمضان میں ان حفاظ کی عملداری (حکومت) ہوتی ہیں جس طرح چاہتے ہیں مقتدیوں کو دق (ستا یا) کرتے ہیں۔ توسط (اعتدال) کی رعایت ہر حال میں ہونی چاہیے۔ نہ اتنی طویل ہو کہ گرانی ہونے لگے نہ اس قدر تعجیل ہو کہ قرآن اور نماز کے حقوق بھی فوت ہو جائیں۔

دوترویحوں کے درمیان بیٹھنا سنت ہے

ہر چار رکعات کو ایک ترویحہ کہتے ہیں۔تراویح میں ہر چار رکعات کے بعد بقدر چار رکعات بیٹھنا سنت مؤکدہ ہے۔حضرت زید بن وہبؒ (تابعی) سے روایت ہے کہ

{۱۱۲ حدیث} عن زَیْدِ بْنِ وَهب قَالَ: کَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ یُرَوِّحُهُمْ فِی رَمَضَانَ یَعْنِی بَیْنَ التَّرْوِیْحَتَیْنِ، الحدیث۔

{سنن بیهقی، باب ماروی فی عدد رکعات القیام فی شهر رمضان}

ترجمہ: حضرت زید بن وہبؒ (تابعی) فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تراویح کی ہر چار رکعات کے بعد بیٹھنے کا موقع دیتے تھے۔

شارح بخاری علامہ ابن حجر عسقلانی (م ۸۵۲ھ) لکھتے ہیں۔

أول ما اجتمعوا علیها کانوا یستریحون بین کل تسلیمتین، وقد عقد محمد بن نصر فی قیام اللیل بابین لمن استحب التطوع لنفسه بین کل ترویحتین ولمن کره ذلک، وحکی فیه عن یحییٰ بن بکیر عن اللیث أنهم کانوا یستریحون قدر ما یصلی الرجل کذا وکذا رکعة۔

{فتح الباری، کتاب صلاۃ التراویح}

ترجمہ: سب سے پہلے تراویح پڑھنے والے یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہر چار(۴) رکعات کے بعد استراحت کرتے تھے۔محمد بن نصرؒ "**قیام اللیل**" میں دو باب قائم کیا ہے۔(۱) چار رکعات کے بعد نفل کو مستحب کہنے والوں کے بارے میں، (۲) اور جو نفل کو مکروہ کہتے ہیں اور یحییٰ بن بکیرؒ کی روایت کو حضرت لیثؒ سے نقل کیا ہے کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہر چار رکعات کے بعد بقدر چار(۴) رکعات بیٹھتے تھے۔

تر ویحہ میں کیا کرے؟

۱} علماء وفقہاء نے لکھا ہے کہ دو تر ویحوں کے درمیان یہ دعا پڑھے۔

سُبۡحَانَ ذِی الۡمُلۡکِ وَالۡمَلَکُوۡتِ سُبۡحَانَ ذِی الۡعِزَّۃِ وَالۡعَظَمَۃِ وَالۡقُدۡرَۃِ وَالۡکِبۡرِیَآئِ وَالۡجَبَرُوۡتِ،سُبۡحَانَ ذِی الۡحَیِّ الَّذِیۡ لَایَنَامُ وَلَایَمُوۡتُ، سُبُّوحٌ قُدُّسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الۡمَلٰٓئِکَۃِ وَالرُّوۡحِ، لَااِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ نَسۡتَغۡفِرُاللّٰہَ وَنَسۡئَلُکَ الۡجَنَّۃَ وَنَعُوذُبِکَ مِنَ النَّارِ۔{تقریر ترمذی،ص ۲۴،از: شیخ الہند مولانا محمود حسنؒ،وفضائل ومسائل رمضان المبارک، ص ۲۴،ازمولانا سید اصغر حسین صاحبؒ (سابق استاذ حدیث دارالعلوم دیوبند،)واسوۂ رسول اکرم ﷺ،ص ۳۵۳، از: ڈاکٹر محمد عبدالحی صاحبؒ (خلیفہ مولانا اشرف علی تھانویؒ)،وآداب زندگی،ص ۳۳۰،از: مولانا محمد یوسف صاحب اصلاحیؒ}

۲} سبحان اللہ، لا الہ الا اللہ، اللہ اکبر اور درود شریف پڑھے۔

أن الإمام كما صلى ترويحة،قعدبين الترويحتين قدرترويحة،يسبح، ويهلل،ويكبر ويصلى على النبى ﷺ۔{بدائع الصنائع ۱/۶۴۸،از: علامہ کاسانیؒ}

ترجمہ: امام جب ایک تر ویحہ (یعنی چار رکعات) پڑھے تو دو تر ویحوں (یعنی ہر چار رکعات) کے دمیان بقدر چار (۴) رکعات بیٹھے،اس دوران سُبۡحَانَ اللّٰہ، لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ، اَللّٰہُ اَکۡبَرُ اور درود شریف پڑھے۔

{حدیث} عَنِ الۡفَضۡلِ بۡنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُولُاللّٰہِ ﷺ: ا لصَّلَاۃُ مَثۡنَی مَثۡنَی،تَشَهَّدُ فِی کُلِّ رَکۡعَتَیۡنِ، وَتَخَشَّعُ،وَتَضَرَّعُ، وَتَمَسۡکَنُ، وَتَذَرَّعُ، وَتُقۡنِعُ یَدَیۡکَ" یَقُولُ: تَرۡفَعُهُمَا إِلَی رَبِّکَ مُسۡتَقۡبِلاً بِبُطُونِهِمَا وَجۡهَکَ، وَتَقُولُ: یَارَبِّ یَارَبِّ،، وَمَنۡ لَمۡ یَفۡعَلۡ ذٰلِکَ فَهُوَکَذَاوَکَذَا" (خِدَاجٌ)۔

{سنن ترمذی، حدیث ۳۸۵، ومسندأحمد}

قَالَ أَبُوعِيسَى:--قَالَ

مُحَمَّدٌ : وَحَدِيثُ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ هُوَ حَدِيثٌ صَحِيحٌ ، يَعْنِی أَصَحَّ مِنْ حَدِيثِ شُعْبَةَ۔

{"سنن ترمذی"، "تحفة الأحوذی" ۲/۲۰۰}

وحديث الباب لم يروه الإمام أحمد من طريق شعبة بل من طريق ليث بن سعد فهو صالح ،والله أعلم۔{"الفتح الربانی" ۳/۱۶۰}

والحديث رجاله كلهم ثقات--------------------------------فالحديث صحيح على قاعدة ابن حبان، فإنه ذكر عبدالله بن نافع هذا فی الثقات على قاعدته ، كمافی التهذيب۔{"إعلاء السنن" للشيخ ظفر أحمد العثمانی، ۳/۱۶۵}

ترجمہ: حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نماز دو دو رکعات پڑھی جائے، ہر دو رکعات کے بعد تشہد میں بیٹھے (سلام پھیرے)، اوراس میں **تخشع** ہو (اللہ کے خوف کے ساتھ دل ودماغ اللہ کی طرف متوجہ ہو)، اور **تضرع** ہو (اعضاء بدن سے عاجزی وانکساری ظاہر ہو)، اور **تمسکن** ہو (سکون اوراطمینان ہو)۔ پھر اپنے دونوں ہاتھوں کو (راوی کہتے ہیں کہ ہتھیلیوں کے اندرونی حصہ کو اوپر کی طرف) اٹھا کر **یارب یارب** کہے یعنی خوب دعا کرے۔ اور جو شخص اس طرح نہ کرے وہ **كَذَا وَكَذَا** یعنی وہ نامراد ہے۔

اس حدیث میں نماز سے بعض علماء نے **صلاۃ اللیل** (تہجد یا تراویح) مراد لیا ہے۔ لہذا تہجد وتراویح میں ہر دو رکعات کے بعد سلام پھیرنا، اوراس میں دل ودماغ اللہ کی طرف متوجہ کرنا، اور بدن سے عاجزی اورانکساری ظاہر کرنا، اور اطمینان سے نماز ادا کرنا، پھر دونوں ہاتھوں کو اٹھا کر دعا مانگنا مسنون ہوا۔ جو لوگ جلدی جلدی، خشوع وخضوع کے بغیر اور بلا دعا تراویح پڑھتے ہیں انکی تراویح ناتمام رہتی ہے۔ اللہ تعالی ہم سب کو توفیق عطا فرمائے۔

نماز وتر

{عمل شوافع}: وتر کی نماز سنت مؤکدہ ہے اور پورے رمضان میں جماعت کے ساتھ پڑھنا سنت ہے۔ وتر کی نماز ایک رکعت سے گیارہ رکعات تک پڑھنا ثابت ہے لیکن ہمیشہ ایک رکعت پڑھنا مکروہ ہے اور رمضان المبارک میں بیس رکعات کے بعد تین رکعات ہی پڑھنا مسنون ہے۔ پہلی رکعت میں دعاء افتتاح (وَجَّهْتُ) اور سورہ فاتحہ کے بعد **سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى** اور دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد **قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُون** پڑھے (دوسری سورت بھی پڑھنا جائز ہے) دو رکعت کے بعد بیٹھ کر **التحیات** اور درود شریف اور اس کے بعد دعاء پڑھ کر سلام پھیرے، پھر تیسری رکعت پڑھے جس میں دعاء افتتاح اور سورہ فاتحہ کے بعد **قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَد، قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَق** اور **قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاس** مکمل پڑھے۔ تین رکعات ایک سلام کے ساتھ پڑھنا بھی جائز ہے۔ رمضان المبارک کی ۱۶ ویں رات سے وتر کی تیسری رکعت میں رکوع سے اٹھنے کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعاء قنوت پڑھنا سنت ہے۔ امام بلند آواز سے دعاء قنوت پڑھے اور مقتدی بلند آواز سے آمین کہے اگر کوئی انفرادی نماز پڑھ رہا ہو تو دعاء قنوت آہستہ آواز سے پڑھے۔

یہ قنوت پڑھے۔

۱} **اَللّٰهُمَّ اهْدِنِی (اَهْدِنَا) فِیْمَنْ هَدَیْتَ، وَعَافِنِی (وَعَافِنَا) فِیْمَنْ عَافَیْتَ، وَتَوَلَّنِیْ (وَتَوَلَّنَا) فِیْمَنْ تَوَلَّیْتَ، وَبَارِکْ لِیْ (وَبَارِکْ لَنَا) فِیْمَا أَعْطَیْتَ، وَقِنِیْ (وَقِنِا) شَرَّ مَاقَضَیْتَ، فَإِنَّکَ تَقْضِیْ وَلَا یُقْضٰی عَلَیْکَ، وَاِنَّهُ لَایَذِلُّ مَنْ وَّالَیْتَ، وَلَا یَعِزُّ مَنْ عَادَیْتَ، تَبَارَکْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ، اَسْتَغْفِرُکَ (نَسْتَغْفِرُکَ) وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ۔**

۲} پھر قنوت عمر بھی پڑھ سکتے ہیں۔ **اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ وَنَسْتَغْفِرُکَ وَنَسْتَهْدِیْکَ وَنُؤْمِنُ بِکَ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْکَ، وَنُثْنِیْ عَلَیْکَ الْخَیْرَ کُلَّهُ، نَشْکُرُکَ وَلَا نَکْفُرُکَ، وَنَخْلَعُ**

وَنَتْرُکُ مَنْ يَّفْجُرُکَ، اَللّٰهُمَّ اِيَاکَ نَعْبُدُوَلَکَ نُصَلِّیْ وَنَسْجُدُ، وَاِلَيْکَ نَسْعٰی وَنَحْفِدُ، نَرْجُوْارَحْمَتَکَ، وَنَخْشٰی عَذَابَکَ،اِنَّ عَذَابَکَ الْجِدَّبِاالْکُفَّار مُلْحِقٌ۔اَللّٰهُمَّ عَذِّبِ الْکَفَرَةَ اَهْلَ الْکِتَابَ الَّذِينَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِکَ، وَيُکَذِّبُوْن رُسُلَکَ، وَيُقَاتِلُوْنَ اَوْلِيَاء کَ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِهِمْ، وَاَلِّفْ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ، وَاجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَالْحِکْمَةَ، وَثَبِّتْهُمْ علی مِلَّةِ رَسُوْلِکَ، وَاَوْزِعْهُمْ اَنْ يُوْفُوْا بِعَهْدِکَ الَّذِی عَاهَدْتَهُمْ عَلَيْهِ، وَانْصُرْهُمْ عَلی عَدُوِّکَ وَعَدُوِّهِمْ اِلٰهَ الْحَقِّ وَاجْعَلْنَامِنْهُمْ۔ وَصَلَّی االلّٰه عَلَی النَّبِیِّ وَعَلی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمْ۔

{حديث} عَنْ عَائِشَةَ رضی اللّٰه عنهاأَنَّ رَسُولَ االلّٰه ﷺ کَانَ يُوتِرُبِثَلَاثٍ يَقْرَأُفِی رَکْعَةِالأُولَی بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الأَعْلَی وَفِی الثَّانِيَةِقُلْ يَاأَيُّهَاالْکَافِرُونَ وَفِی الثَّالِثَةِقُلْ هُوَاللّٰهُ أَحَدوَقُلْ أَعُوذُبِرَبِّ الْفَلَق وَقُلْ أَعُوذُبِرَبِّ النَّاس۔

{مستدرک حاکم، وقال حاکم هذاحديث صحيح علی الشرط الشيخين وأقره الذهبی، ۱/۳۰۵}

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ وتر تین رکعات پڑھتے تو پہلی رکعت میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الأَعْلَی اور دوسری رکعت میں قُلْ يَاأَيُّهَاالْکَافِرُونَ اور تیسری رکعت میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَد،قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَق،قُلْ أَعُوذُبِرَبِّ النَّاس پڑھتے تھے۔

{حديث} عَنْ حَسَن بْن عَلِی رَضِی االلّٰه عَنْهُمَا قَالَ:عَلَّمَنِی رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ کَلِمَاتٍ أَقُولُهُنَّ فِی وِتْرِی إِذَا رَفَعْتُ رَأْسِی وَلَمْ يَبْقَ إِلَّاالسُّجُودَ اللّٰهُمَّ اهْدِنِی فِيمَنْ هَدَيْتَ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔الخ۔{بذل المجهود ۷/۲۴۲}

ترجمہ: حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے چند کلمات دعاء سکھلائے جسے میں وتر کی نماز میں رکوع کے بعد سجدہ سے پہلے پڑھوں۔

اللّٰهُمَّ اهْدِنِی فِيمَنْ هَدَيْتَ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ آخیر تک سکھایا۔

{حدیث}   عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُولُ االلّٰه صلی اللہ علیہ وسلم يَقْنُتُ فِي النِّصْفِ مِنْ رَمَضَانَ إِلَى آخِرِهِ۔ {سنن بیهقی ۲/۴۹۹،طبع دار المعرفة بیروت}

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک میں نصف رمضان سے وتر میں دعاء قنوت پڑھا کرتے تھے۔

(اس کی سند ضعیف ہے لیکن صحابہ کے عمل سے اسکی تائید ہوتی ہے۔)

{حدیث}   عَن عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ وَكَانَ فِي عَهْدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ مَعَ عَبْدِاللّٰه بْنِ الارْقَمِ عَلَى بَيْتِ الْمَالِ أَنَّ عُمَرَ خَرَجَ لَيْلَةً فِي رَمَضَانَ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔وَكَانُوا يَلْعَنُونَ الْكَفَرَةَ فِي النِّصْفِ اللّٰهُمَّ قَاتِلِ الْكَفَرَةَ الَّذِيْنَ يَصُدُّونَ عَنْ سَبِيْلِكَ، وَيُكَذِّبُونَ رُسُلَكَ۔۔۔۔۔۔الخ۔

{صحیح ابن خزیمة،حدیث ۱۱۰۰}

ترجمہ: حضرت عروہ بن زبیر (تابعی) سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب لوگوں کو الگ الگ تراویح پڑھتے دیکھ کر باجماعت تراویح پڑھنے کا حکم فرمایا تو وہ نصف رمضان سے وتر میں دعاء قنوت پڑھتے تھے۔ اللّٰهُمَّ قَاتِلِ الْكَفَرَةَ الَّذِيْنَ يَصُدُّونَ عَنْ سَبِيْلِكَ، وَيُكَذِّبُونَ رُسُلَكَ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔الخ۔

{۱۱۸ حدیث}   عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ كَانَ لَا يَقْنُتُ إِلَّا فِي النِّصْفِ الآخِرِ مِنْ رَمَضَانَ، وَكَانَ يَقْنُتُ بَعْدَ الرُّكُوعِ۔ {سنن ترمذی ۱/۱۰۶}

ترجمہ: امیر المؤمنین حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ رمضان المبارک میں ۱۶ویں رات سے وتر میں رکوع کے بعد دعاء قنوت پڑھتے تھے۔

{عمل احناف}: وتر کی نماز واجب ہے اور پورے رمضان میں جماعت کے ساتھ پڑھنا سنت ہے۔تین رکعات ایک سلام کے ساتھ پڑھے۔پہلی رکعت میں دعاء افتتاح (ثناء) اور سورہ فاتحہ کے بعد سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى اور دوسری رکعت میں

قُلْ یَاأَیُّهَاالْکَافِرُون پڑھے۔دو رکعتیں پڑھ کرتشہد کے لئے بیٹھے۔پھرتیسری رکعت کے لئے کھڑے رہے۔(تیسری رکعت میں ثناء نہ پڑھے) سورہ فاتحہ کے بعد **قل ھو اللّٰہ أحد** پڑھے۔پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے ہاتھوں کو(مرد کانوں کی لوتک اور عورت کندھے تک) اٹھا کر باندھے۔پھر دعاء قنوت پڑھے۔

۱} **اَللّٰھُمَّ اِنَّانَسْتَعِیْنُکَ وَ نَسْتَھْدِیْکَ،وَنَسْتَغْفِرُکَ وَنَتُوْبُ اِلَیْکَ،وَنُؤْمِنُ بِکَ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْکَ،وَنُثْنِیْ عَلَیْکَ الْخَیْرَکُلَّهٗ،نَشْکُرُکَ وَلَانَکْفُرُکَ،وَنَخْلَعُ وَنَتْرُکُ مَنْ یَّفْجُرُکَ،اَللّٰھُمَّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَلَکَ نُصَلِّیْ وَنَسْجُدُ،وَاِلَیْکَ نَسْعٰی وَنَحْفِدُ،نَرْجُو رَحْمَتَکَ،وَنَخْشٰی عَذَابَکَ،اِنَّ عَذَابَکَ الْجِدَّبِالْکُفَّارِمُلْحِقٌ۔**

{نورالإیضاح،۳۷}

۲} پھر یہ دعاء پڑھنا بہتر ہے۔**اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَنَاوَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ،وَاَلِّفْ بَیْنَ قُلُوْبِھِمْ، وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَیْنِھِمْ، وَانْصُرْھُ عَلٰی عَدُوِّکَ وَعَدُوِّھِمْ،اَللّٰھُمَّ الْعَنِ الْکَفَرَةَ اَھْلِ الْکِتَابَ الَّذِیْنَ یَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِکَ، وَیُکَذِّبُوْنَ رُسُلَکَ، وَیُقَاتِلُوْنَ أَوْلِیَائَکَ،اَللّٰھُمَّ خَالِفْ بَیْنَ کَلِمَتِھِمْ وَزَلْزِلْ اَقْدَامَھُمْ وَاَنْزِلْ بِھِمْ بَأسَکَ الَّذِیْ لَایَرُدُّ مِنَ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِیْن۔**

{أشرف الهداية ۹۸/۲،طبع مکتبة تهانوی دیوبند}

دعاء قنوت کے آخیر میں **وَصَلَّی اللّٰہ عَلَی النَّبِیِّ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ** پڑھے۔

{حدیث} **عَنِ ابْنِ عَبَّاس** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا **قَالَ:کَانَ رَسُولُ اللّٰہِ** صلی اللہ علیہ وسلم **یَقْرَأُ فِی الْوِتْرِبِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الأَعْلَی وَقُلْ یَا أَیُّھَا الْکَافِرُونَ وقُلْ ھُوَاللّٰہُ أَحَدٌ فِی رَکْعَةٍ رَکْعَةٍ۔** {سنن ترمذی ۱۰۶/۱،إسنادہ صحیح،إعلاء السنن ۳۴/۶}

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی پہلی رکعت میں **سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الأَعْلَی**،دوسری رکعت میں **قُلْ یَاأَیُّھَاالْکَافِرُونَ** اور

تیسری رکعت میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَد پڑھا کرتے تھے۔

{حدیث} عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَا نَ يُوتِرُ بِثَلَاثِ رَكَعَاتٍ.......وَيَقْنُتُ قَبْلَ الرُّكُوعِ، الحديث۔ {سنن نسائی، حدیث ۱۶۹۹}

ترجمہ: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نماز میں رکوع سے پہلے دعاء قنوت پڑھا کرتے تھے۔

{۱۲۱ حدیث} عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، أَنَّهُ سَمِعَ الأَعْرَجَ يَقُولُ: مَا أَدْرَكْتُ النَّاسَ إِلا وَهُمْ يَلْعَنُونَ الْكَفَرَةَ فِي رَمَضَانَ، قَالَ: وَكَانَ الْقَارِئُ يَقْرَأُ سُورَةَ الْبَقَرَةِ فِي ثَمَانِ رَكَعَاتٍ، فَإِذَا قَامَ بِهَا فِي اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً، رَأَى النَّاسُ أَنَّهُ قَدْ خَفَّفَ۔ {مؤطا امام مالک، باب ما جاء فی قیام رمضان}

ترجمہ: حضرت داؤد بن حصین سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عبد الرحمن اعرج (تابعی، م ۱۱۷ھ) سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ رمضان المبارک میں دشمنوں کے خلاف دعائیں کیا کرتے تھے (یعنی دعاء قنوت پڑھتے تھے) اور امام سورہ بقرہ کو آٹھ رکعات میں ختم کرتے تھے اور جب کبھی وہ اس سورت کو ۱۲ویں رکعت میں پڑھتے تو ہم یہ سمجھتے کہ انہوں نے قرآت میں تخفیف کی ہے۔

وتر کے اختتام پر یہ دعاء پڑھے

سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ، سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ، سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ[۱] رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ[۲] تیسرا قُدُّوس اور رُوح بلند آواز سے کھینچ کر پڑھے[۳]۔

{سنن أبی[۱] داؤد، حصن[۲] حصین، سنن[۳] نسائی} اس کے بعد یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ، لَا اُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ۔ {سنن أبی داؤد}

وتر کی دو دو جماعتیں صحیح نہیں ہے

ہمارے علاقہ میں وتر کی دو جماعتیں بیک وقت ہوتی ہیں۔ایک جماعت شافعی اور ایک حنفی کی۔ یہ کسی طرح صحیح نہیں ہے۔فقہاء نے شافعی کو حنفی کی پیچھےاور حنفی کوشافعی کے پیچھے نماز پڑھنے کو جائز لکھا ہے۔جب ہم تمام ائمہ کو حق سمجھتے ہیں اور قرآن واحادیث پر عمل پیرا سمجھتے ہیں تو پھر ایک دوسرے کے پیچھے نماز نہ پڑھنا تعصب اور تنگ نظری ہے۔فقہاء نے مسجد میں دو جماعت کو منع لکھا ہے نیز علماء نے وتر کی نماز حنفی کوشافعی کے پیچھےاور شافعی کو حنفی کے پیچھے پڑھنے کے جواز پر صراحت فرمائی ہے۔

۱} حنفیہ کی مشہور کتاب "ھدایة" میں لکھا ہے۔

ودلت المسألة على جواز الاقتداء بالشفعوية على المتابعة فى قرائة القنوت فى الوتر۔{أشرف الهداية ۱۹۵/۲}

ترجمہ: (مذکورہ بالاعبارت سے) یہ مسئلہ معلوم ہوا کہ شافعی امام کے پیچھے نماز وتر اور دعاء قنوت پڑھنا جائز ہے۔

۲} شافعیہ کی مشہور کتاب "المجموع" میں لکھا ہے۔

وصلى شافعى الصبح خلف حنفى ومكث الامام بعد الركوع قليلاً وامكن المأموم القنوت قنت والاتابعه وترك القنوت ويسجد للسهو على الاصح وهو اعتبار اعتقاد المأموم وان اعتبرنا اعتقاد الامام لم يسجد۔
{المجموع ۲۹۰/۴}

ترجمہ: اور شافعی مقتدی فجر کی نماز حنفی امام کے پیچھے پڑھے اور امام دعاء قنوت پڑھنے کا وقت دے تو دعاء قنوت پڑھے، ورنہ امام کی اتباع کرے اور دعاء قنوت نہ پڑھے اور آخیر میں سجدہ سہو کرے، یہ قول ان لوگوں کا ہے جو مقتدی کے اعتقاد کا اعتبار کرتے ہیں اور جو امام کے اعتقاد کا اعتبار کرتے ہیں ان کے نزدیک سجدہ سہو بھی نہیں ہے۔

فجر اور وتر کی قنوت طویل کرنا مکروہ ہے

رمضان المبارک میں وتر کی قنوت میں لمبی لمبی دعائیں پڑھی جاتی ہیں۔ثابت شدہ دعائیں پڑھنا افضل ہے۔قنوت نازلہ کے علاوہ دعاءقنوت کوطویل کرنا مکروہ ہے۔

{حدیث} عَنْ مُحَمَّدبْنِ سِرِیْنَ قَا لَ سُئِلَ أَنَس بْنُ مَا لِکٍ رضی اللہ عنہ اَقَنَتَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم فِی الصُّبْحِ؟قَا لَ:نَعَمْ۔فَقِیْلَ:أَوَقَنَتَ قَبلَ الرُّکُوعِ؟قَا لَ:بَعْدَ الرُّکُوعِ یَسِیْراً۔ ابوداؤد کی دوسری روایت میں یَسِیْراً کے بجائے قَامَ هُنَيَّةً آیا ہے۔

{صحیح بخاری ۱/۱۳۶،وصحیح مسلم ۱/۲۳۷،وسنن أبی داؤد ۱/۱۰۴}

ترجمہ: حضرت محمد بن سرینؒ (تابعی) فرماتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز میں دعاءقنوت پڑھا کرتے تھے؟ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں۔دریافت کیا گیا کہ رکوع سے پہلے یابعد۔آپ نے فرمایارکوع کے بعد تھوڑی دیر۔

مشہور محقق ومحدث محی السنۃ امام یحییٰ بن شرف نوویؒ لکھتے ہیں۔

قال البغوی یکرہ اطالۃ القنوت کمایکرہ اطالۃ التشہد الاول قال وتکرہ قراءۃ القرآن فیہ فان قرألم تبطل صلاتہ ویسجد للسھو۔{المجموع ۳/۴۹۹}

ترجمہ: (مشہورمحدث) علامہ بغویؒ (م ۵۱۶ھ) فرماتے ہیں کہ دعاءقنوت کولمبی کرنا مکروہ ہے جس طرح تشہد اول میں دیری کرنا مکروہ ہے اسی طرح دعاءقنوت میں قرآن پڑھنا مکروہ ہے۔اگرغلطی سے قرآن پڑھا تونماز باطل نہیں ہوگی مگرسجدہ سہولازم ہوگا۔

ختم قرآن کے بعد دوبارہ مُفْلِحُوْنَ تک پڑھے

رمضان المبارک میں تراویح میں ایک قرآن ختم کرنا سنت ہے۔ختم کے وقت قل أعوذ برب الناس پڑھکر دوبارہ قرآن شروع کرے اورسورہ فاتحہ پڑھکر سورہ بقرہ اُوْلٰئِکَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ تک پڑھے۔

{حدیث} عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا عَنْ أُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ إِذَا قَرَأَ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ افْتَتَحَ مِنَ الْحَمْدِ ثُمَّ قَرَأَمِنَ الْبَقَرَةِ إِلَی وَأُولٰئِکَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ، ثُمَّ دَعَا بِدُعَاءِ الْخَتمةِ ، ثُمَّ قَامَ۔

أخرجه الدارمی بسند حسن۔{''الإتقان''للعلامة جلال الدین السیوطی، ۱/۱۱۱}

ترجمہ: امام دارمیؒ نے بسند حسن حدیث نقل کیا ہے کہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب (قرآن کے ختم پر) **قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاس** پڑھتے تو **الْحَمْدِ** اور سورہ بقرہ **أُولٰئِکَ هُمُ الْمُفْلِحُون** تک پڑھتے پھر ختم قرآن کی دعا فرماتے۔

{۱۳۸ حدیث} عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَاأَنَّ رَجُلاًیَا رَسُولَ اللّٰہِ ای الاعمال أفضل قَالَ:الْحَال الْمُرْتَحِل،قَالَ:یَارَسُولَ اللّٰہِ!وَمَاالْحَال الْمُرْتَحِل، قَا لَ: صَاحِبُ الْقُرْآنِ یَضْرِب مِنْ أَوَّلِهِ حَتَّی یَبْلُغَ أَوَّلَهُ،کَمَا حَلَّ ارْتَحَلَ۔

{مستدرک حاکم ۱/۵٦۸،وسنن ترمذی،وقال الترمذی هذاحدیث غریب لانعرف عن ابن عباس إلا من هذا الوجه ۲/۱۲۳ ،وقال حاکم تفرد به صالح المری وهو من زهاد أهل البصرة إلا أن الشیخین لم یخرجاه}

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا اعمال میں کون سا عمل افضل ہے۔آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: **الحال المرتحل**۔ اس شخص نے دریافت کیا **الحال المرتحل** کیا ہے۔آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: صاحب قرآن جب قرآن پڑھکر ختم کرے تو پھر شروع سے پڑھے۔

الأذکار، **ترشیح المستفیدین**، **فضائل اعمال** اور **قرآنی علوم** میں اس طریقہ کو مسنون لکھاہے اور سلف صالحین کا عمل بھی اسی طرح رہاہے۔

آخیری تراویح اور دعا

تراویح کے ختم پر مختلف مسجدوں میں مختلف طریقہ نظر آتے ہیں اور کئی دعائیں پڑھی جاتی ہیں۔اولاً بیس رکعات کے ختم پر، پھر وتر کی دعاء قنوت میں،اور وتر کے بعد پھر جلسہ کے بعد لمبی لمبی دعاؤں کا مظاہرہ کیا جاتا ہے حالانکہ بیس رکعات کے بعد ترویحہ نہیں ہے فوراً وتر پڑھی جائے ،اور قنوت کو طویل کرنا مکروہ ہے۔ان چار دعاؤں کو سنت کے مطابق کہنا بہت مشکل ہے اس لئے صرف آخیر میں ایک دعا پر اکتفا کرنا بہتر ہے ۔ختم قرآن پر دعا کی فضیلت وارد ہوئی ہے۔

۱} مشہور محقق ومحدث محی السنۃ امام یحییٰ بن شرف نوویؒ (م ۶۷۶ھ) لکھتے ہیں۔

ویستحب الدعاء عند الختم استحباباً متاکداً شدیداً۔۔۔۔وینبغی أن یلح فی الدعاء ، وأن یدعو بالأمور المهمة والکلمات الجامعة۔

{الأذکار، ص ۹۵، طبع دار الارقم بیروت}

ترجمہ: قرآن مجید کے ختم پر دعا کرنا مستحب ہے اور اس کی بڑی تاکید آئی ہے۔۔۔۔ ۔۔۔۔دعا خوب گڑگڑا کر اور۔اچھے الفاظ کے ساتھ اپنی ضروریات کے لئے دعا کرے۔

۲} علامہ جلال الدین سیوطیؒ (م ۹۱۱ھ) لکھتے ہیں۔

یسن الدعاء عقب الختم لحدیث الطبرانی وغیره أن العرباض بن ساریة مرفوعاً من ختم القرآن فله دعوة مستجابة وفی الشعب من حدیث أنس مرفوعاً من قرأ القرآن وحمد الرب وصلی علی النبی ﷺ واستغفر ربه فقد طلب الخیر مکانه۔{"الإتقان ۱/۱۱۱}

ترجمہ:ختم قرآن کے بعد دعا مسنون ہے طبرانی میں حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ جس شخص نے قرآن ختم کیا اس کی دعا مقبول ہوتی ہے اور شعب الایمان

میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ جس نے قرآن پڑھا اور اللہ کی تعریف کی اور رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجا اور اپنے رب سے مغفرت چاہی تو وہ اپنے لئے خیر کا طلب گار رہوا۔

۳} علامہ سید علوی بن سید احمد سقافؒ لکھتے ہیں۔

وقدروی أبومنصورالارجانی عن داودبن قیس قا ل کان سول االله ﷺ یقول عندختم القرآن اَللّٰھُمَّ ارْحَمْنِیْ بِا لْقُرْآنِ الْعَظِیْم وَاجْعَلْهُ لِیْ اِمَاماًوَّنُوْراًوَّھُدًی وَّرَحْمَةً اللّٰھُمَّ ذَکِّرْنِیْ مِنْهُ مَانَسِیْتُ وَعَلِّمْنِیْ مِنْهُ مَاجَھِلْتُ وَارْزُقْنِیْ تِلَاوَتَهُ اٰنَآئَ اللَّیْلِ وَالنَّھَارِوَاجْعَلْهُ لِیْ حُجَّةً یَارَبَّ الْعٰا لَمِیْنَ قال الحافظ ابن الجزری وھذا الحدیث لاأعلم وردعن النبی ﷺ فی ختم القرآن حدیث وغیرہ وقدکان ﷺ یحب الجوامع من الدعاءویدع ماسوی ذلک---فینبغی الجمع بین ھذہ الاربعة فیصل الخاتمة بالفاتحة ویتعرض لنفحات االلہ تعالی بالاستغفار وا لدعاء ،ثم یطعم ا لطعام۔{ترشیح ا لمستفیدین،ص۱٦٧}

ترجمہ: ابو منصور ارجانی، داؤد قیس (تابعی) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب قرآن ختم کرتے تو یہ دعا پڑھتے تھے۔ **اَللّٰھُمَّ ارْحَمْنِیْ بِالْقُرْآنِ الْعَظِیْم وَاجْعَلْهُ لِیْ اِمَاماً وَّنُوْراًوَّھُدًی وَّرَحْمَةً اللّٰھُمَّ ذَکِّرْنِیْ مِنْهُ مَانَسِیْتُ وَعَلِّمْنِیْ مِنْهُ مَاجَھِلْتُ وَارْزُقْنِیْ تِلَاوَتَهُ اٰنَآء اللَّیْلِ وَالنَّھَارِوَاجْعَلْهُ لِیْ حُجَّةً یَارَبَّ ا لْعٰالَمِیْنَ۔**

علامہ جزری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ اس دعا کے علاوہ ختم قرآن کے متعلق مجھے کوئی دوسری دعا حدیث میں نہیں ملی اسلئے کہ رسول اللہ ﷺ جامع دعا پسند فرماتے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔ ختم قرآن کے وقت ان چار چیزوں کا اہتمام کرے۔ (۱) قرآن ختم کر کے شروع کرے۔ (۲) استغفار کر کے اللہ کی رحمت طلب کرے۔ (۳) دعا کرے۔ (۴) دعوت کرے۔

{حدیث}　وَرَوَىٰ اِبْنُ أَبِی دَاؤدَبِإِسْنَادَیْنِ صَحِیْحَیْنِ عَنْ قَتَادَةَ التَّابِعِیِ الْجَلِیْلِ الإمَام صَاحب أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: کَانَ أَنَسُ بْنُ مَالِکٍ رضي الله عنه إِذَا خَتَمَ الْقُرْآنَ جَمَعَ أَهْلَهُ وَدَعَا۔ {الأذکار للإمام النووی، فصل فی آداب الختم}

ترجمہ:　حضرت ابن ابوداوٗد بسند صحیح حضرت قتادہؒ (تابعی) سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ (صحابی) جب قرآن ختم کرتے تو لوگوں کو جمع کرتے اور دعا کرتے۔

بیس رکعات تراویح پر صحابہ وعلماء امت کا اجماع ہے

۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابی بن کعاب رضی اللہ عنہ کی امامت میں لوگوں کو تراویح باجماعت پڑھنے کا فیصلہ فرمایا۔ یہ رسول اللہ ﷺ کے بعد تراویح کی پہلی عام جماعت تھی۔ {صحیح ابن حبان}

۲) حضرت یزید بن رومانؒ (تابعی) فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانے میں صحابہ تیئس (۲۳) رکعات (بیس رکعات تراویح اور تین رکعات وتر) پڑھا کرتے تھے۔ {مؤطا امام مالک}

۳) حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ صحابی فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں تمام لوگ بیس (۲۰) رکعات تراویح پڑھا کرتے تھے۔ {سنن بیہقی}

۴) حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ اور صحابہ کے عمل کی بنا پر اکثر علماء کے نزدیک تراویح بیس (۲۰) رکعات ہے۔ امام ترمذی شافعیؒ {سنن ترمذی}

۵) صحیح قول جمہور علماء کا یہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ کی امامت میں صحابہ کرام کو تراویح پڑھنے پر جمع فرمایا تو انہوں نے بیس رکعات تراویح پڑھائی۔ تو یہ صحابہ کی طرف سے اجماع تھا۔ علامہ علاء الدین کاسانی حنفیؒ {بدائع الصنائع}

۶) امام مالکؒ کے ایک کے مطابق اور امام ابوحنیفہؒ، امام شافعیؒ، امام احمد بن حنبلؒ اور امام داؤد ظاہریؒ کے نزدیک وتر کے علاوہ بیس (۲۰) رکعات تراویح سنت ہے۔

علامہ ابن رشد مالکیؒ {بدایۃ المجتہد}

۷) حدیث سے ثابت ہے کہ حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ (صحابی) نے لوگوں کو بیس رکعات تراویح اور تین رکعات وتر پڑھائی، اسلئے جمہور علماء کے نزدیک یہی سنت ہے۔ کیونکہ حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ نے مہاجرین اور انصار کی موجودگی میں بیس (۲۰) رکعات تراویح پڑھائی تو کسی نے اعتراض نہیں کیا۔

علامہ ابن تیمیہ حنبلیؒ {فتاوی ابن تیمیہ}